میک سوینی او پننگ کے لئے ہے
صفحہ 08

روزنامہ
WATTAN
The Urdu Daily
وطن
بڈگام

سنیچروار
23 نومبر 2024

SATURDAY
23-NOVEMBER-2024

بمراہ اور سراج نے میچ میں واپسی کرائی
صفحہ 08

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | Vol: 14 | No: 266 | Pages: 08 | قیمت: 02 روپے | صفحات: 08 | شمارہ نمبر: 266 | جلد: 14

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی قیادت میں جموں میں کابینہ کا دوسرا اجلاس

جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی میں لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا کی تقریر کو منظوری دی گئی

سرینگر/22 نومبر//

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی قیادت میں جموں میں کابینہ کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی میں لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا کی تقریر کو منظوری دی اور وزراء کو ہدایت دی گئی کہ وہ جموں و کشمیر میں بے روزگاری سے نمٹنے کیلئے اپنے اپنے محکموں میں کام شروع کریں۔ سی این آئی کے مطابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی زیر قیادت کابینہ نے اسمبلی میں لیفٹنٹ...102

ریزرویشن پالیسی کو لے کر کابینہ کی سب کمیٹی تشکیل دی گئی

رپورٹ آنے کے بعد حتمی فیصلہ لیا جائیگا

کچھ چیزیں ہیں جو لوگ چاہتے ہیں اور اسے پورا نہیں کر سکتے کیونکہ ہم یوٹی میں ہے: وزیر اعلیٰ

سرینگر/22 نومبر//

ہم پہلے ہی دن سے جموں کشمیر کے ریاستی درجہ کی بحالی کیلئے کوشاں ہے کی بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ کچھ چیزیں ہیں جو لوگ چاہتے ہیں اور ہم اسے پورا نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ایک یوٹی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کانگریس ہماری حکومت کا حصہ نہیں ہے، وہ باہر سے ہماری حمایت کر رہے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر کے پولیو ویو میں منعقدہ ایک تقریب کے حاشیہ پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ جموں میں کابینہ میٹنگ کے دوران سرکار سے متعلق بات ہوئی...101

حکومت رعناواری میں آگ متاثرین کو

فوری ریلیف اور طویل مدتی امداد فراہم کرنے کیلئے پُرعزم

سرینگر/22 نومبر//

حکومت رعناواری میں آگ متاثرین کو فوری ریلیف اور طویل مدتی امداد فراہم کرنے کیلئے پرعزم ہے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے رکن پارلیمان برائے سرینگر آغا سید روح اللہ مہدی نے کہا کہ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ان خاندانوں کی کی زندگیاں دوبارہ بہتر بنانے میں مدد کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے...105

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی کشمیر

میں ریکارڈ تعداد میں سیاحوں کی آمد

سرینگر/22 نومبر//

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی وادی کشمیر میں ریکارڈ تعداد میں سیاحوں کی آمد کے ساتھ سیاحتی شعبہ سے وابستہ افراد مطمئن نظر آ رہے ہیں جبکہ سرمائی سیزن شروع ہونے کے ساتھ ہی مزید سیاحوں کی آمد متوقع ہے۔ محکمہ سیاحت کے مطابق یکم جنوری سے 30 ستمبر تک 35254 بین الاقوامی سیاحوں سمیت 2.6 ملین سیاحوں نے وادی کشمیر کا دورہ کیا۔ سی این آئی کے مطابق سال رواں میں سیاحت میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جس میں ملکی اور بین الاقوامی سیاح بڑی تعداد میں وادی میں آ رہے ہیں۔ سال 2024 کے آغاز میں سیاحوں کی آمد نے کشمیر کے سفر اور مہمان نوازی کے شعبوں...106

سکمز صورہ نے اسپتال احاطے میں

ویڈیو گرافی اور فوٹو گرافی پر سختی سے پابندی عائد کردی

سرینگر/22 نومبر//

حالیہ میں مریضوں کے وارڈ سے ایک ویڈیو وائرل ہونے کے بعد سکمز صورہ نے اسپتال احاطے میں ویڈیو گرافی اور فوٹو گرافی پر سختی سے پابندی عائد کردی ہے۔ سی این آئی کے مطابق شیر کشمیر انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (سکمز) صورہ کے حکام نے اسپتال کے احاطے کے اندر ویڈیو...103

شمالی کمان کے فوجی کمانڈر نے ادھمپور

میں فوجی مرکز کا دورہ کیا، اسمی مشین پستول کا جائزہ لیا

سرینگر/22 نومبر//

فوج کے شمالی کمان کے کمانڈر لیفٹننٹ جنرل ایم وی سچندرا کمار نے ادھم پور میں نئے شامل کیے گئے ''اسمی مشین پستول'' کا جائزہ لیا۔ سی این آئی کے مطابق شمالی فوج کے کمانڈر لیفٹننٹ جنرل ایم وی سچندرا کمار نے نئے شامل کیے گئے ''اسمی مشین پستول'' کا جائزہ لیا۔ خیال رہے کہ فوج...104

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ عمرہ کی سعادت حاصل کریں گے

سرینگر/22 نومبر//

جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے آج اعلان کیا کہ وہ عمرہ ادا کرنے کے لیے سعودی عرب جائیں گے۔ مائیکرو بلاگنگ پلیٹ فارم X پر ایک پوسٹ میں، عبداللہ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا، "الحمد للہ، منظوری مل گئی ہے۔ میں پیر کو عمرہ ادا کرنے اور مسجد نبوی (ص) میں نماز ادا کرنے کے لیے سعودی عرب کا سفر کروں گا۔ عمر عبداللہ نے آخری عمرہ رواں سال جنوری میں ادا کیا...109

قومی شاہراہ پر مزید سی ٹی وی کیمرے نصب ہونگے

درست دستاویزات اور لائسنس رکھنے والوں کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی: صوبائی کمشنر کشمیر

سرینگر/22 نومبر//

سڑک حادثات پر قابو پانے اور سیکورٹی کو بڑھانے کیلئے سرینگر جموں شاہراہ پر مزید سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں گے کا اعلان کرتے ہوئے صوبائی کمشنر کشمیر وی کے بدھوری نے کہا کہ حادثات کے روکتھام کیلئے مزید جامع نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مسافروں کو یقین دلایا کہ درست دستاویزات اور لائسنس رکھنے والوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ سی این آئی کے مطابق ایس کے آئی سی سی میں ایک تقریب کے حاشیہ پر میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے صوبائی...108

وادی کے ساتھ ساتھ جموں میں بھی شدید ٹھنڈ جاری

رات کے وقت ہڈیوں کو گلا دینے والی سردی کی وجہ سے بیشتر لوگ پریشان حال

سرینگر/22 نومبر//

دن بھر بادلوں سے سورج کی آنکھ مچولی کے بیچ وادی کشمیر میں شدید سردی کی لہر کے باعث اہلیان وادی پریشانیوں میں مبتلا ہو چکی ہے۔ سرینگر اور جموں کے ساتھ ساتھ خطہ کرگل اور دراس میں بھی شبانہ درجہ حرارت میں کافی تنزلی آئی ہے۔ مشہور سیاحتی مقام پہلگام میں شبانہ درجہ حرارت منفی 2.3 ڈگری سینٹی گریڈ درج ہوا جبکہ سرینگر میں منفی 1.2 ڈگری کے ساتھ رواں موسم کی سرد ترین رات گزر گئی۔ اسی طرح سے شوپیان اور پلوامہ بدستور سرد بنا ہوا جس دوران شوپیان میں رات کا درجہ حرارت منفی 3.6 اور پلوامہ میں منفی 3.2 ڈگری سیلشس درج ہوا۔ ادھر محکمہ موسمیات نے رواں ماہ کے آخر تک خشک موسم کی پیشگوئی کرتے ہوئے کسی بڑی موسمی تبدیلی کو خارج از...107

ہندوستان کی ذہنیت توسیع پسندانہ نہیں

سب کا ساتھ سب کا وکاس بھارت کا نظریہ: وزیر اعظم نریندر مودی

سرینگر/22 نومبر//

وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بھارت کسی بھی ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتا اور نا ہی بھارت توسیع پسندی کے راستے پر چلنے میں یقین رکھتا ہے بلکہ ہمارا وژن سب کا ساتھ وسب کا وکاس ہے۔ مودی نے کہا کہ یہ وقت عالمی تنازعات کو ہوا دینے والی صورتحال کی شناخت اور انہیں ختم کرنے کا ہے۔ دہشت گردی، منشیات، اور سائبر جرائم جیسی چیلنجز سے لڑ کر ہی ہم آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ مستقبل بنا سکتے ہیں۔'' وزیر اعظم مودی نے گویانا کی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کبھی توسیع پسندی...112

امسال طلباء میں نصابی کتب کی تقسیم میں کوئی تاخیر نہیں ہوگی

سالانہ امتحانات کے اختتام کے فوراً بعد بچوں کو مفت نصابی کتب ملیں گی: وزیر تعلیم

سرینگر/22 نومبر//

امسال طلباء میں نصابی کتب کی تقسیم میں کوئی تاخیر نہیں ہوگی کی بات کرتے ہوئے وزیر تعلیم سکینہ ایتو نے کہا کہ سالانہ امتحانات کے اختتام کے فوراً بعد بچوں کو مفت نصابی کتب مل سکیں گی۔ سی این آئی کے مطابق میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر تعلیم سکینہ ایتو نے کہا کہ سرکاری اسکولوں کے طلباء کو سالانہ امتحانات کے اختتام کے فوراً بعد مفت نصابی کتب ملیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ طلباء میں نصابی کتب کی تقسیم میں کوئی تاخیر نہیں ہوگی۔ ایتو نے کہا'' جب ہم نے 9ویں جماعت تک کے طلباء کیلئے تعلیمی سیشن میں تبدیلی کی تو میں نے پہلے ہی متعلقہ...111

وادی کشمیر میں سردی کی شدت برقرار

سرینگر سمیت دیگر اضلاع میں صبح کے اوقات گہری دھند

سرینگر/22 نومبر//

وادی کشمیر میں سردی کا زور برابر جاری رہنے کے بیچ سرینگر سمیت وادی کے متعدد علاقوں میں شبانہ سردی میں اضافہ ہو رہا ہے اور بدھ کے شب بھی سرینگر میں درجہ حرارت منفی انجماد سے نیچے چلا گیا تھا جبکہ صبح کے اوقات گہری دھند نے پوری وادی کو اپنی لپیٹ میں جکڑ لیا تھا۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر شہر میں اس موسم کی سرد ترین رات ریکارڈ کی گئی کیونکہ پورے کشمیر میں کم از کم درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے آ گیا۔ صبح کے اوقات میں وادی کو دھند نے اپنی لپیٹ میں لے لیا، جس سے سرینگر بین الاقوامی ہوائی اڈے پر آنے والی ہوائی ٹریفک میں خلل پڑا۔ تاہم درجہ...110

کشتواڑ میں عام شہریوں کے ساتھ ناروا سلوک قابل تشویش

ملوث فوجی اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی جائے: پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی

سرینگر/22 نومبر//

کشتواڑ میں ملی ٹنٹ مخالف آپریشن کے دوران عام شہریوں کے ساتھ ناروا سلوک میں ملوث فوجی اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی نے کہا کہ انسانی حقوق کی ایسی گھناؤنی خلاف ورزیوں کو دوبارہ ہونے سے روکنے کیلئے اقدامات اٹھانا ضروری ہے۔ سی این آئی کے مطابق پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کی صدر محبوبہ مفتی نے جموں و کشمیر حکومت پر زور دیا کہ وہ کشتواڑ ضلع میں انسداد ملی ٹنسی آپریشن کے دوران عام شہریوں کے ساتھ مبینہ ناروا سلوک کے ذمہ دار فوجی اہلکاروں کے خلاف فوری کارروائی کرے۔ محبوبہ مفتی نے...115

ہوٹل صنعتوں کیلئے کاروبار کرنے میں آسانی

پالیسیوں کا جائزہ لینے اور فوائد فراہم کرنے کی ضرورت

سرینگر/22 نومبر//

وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی نے جموں و کشمیر کو ایک ذمہ دار اور پائیدار سیاحتی مقام کے طور پر نئے سرے سے متعارف کرانے کی ضرورت پر زور دیا۔ سی آئی آئی جے اینڈ کے کونسل کی جانب سے گپکار، سرینگر میں ہوٹل گولڈن ٹولپ میں منعقدہ سیاحتی سمٹ کے دوران وانی نے کہا'' یہ سمٹ جموں و کشمیر کو ایک پائیدار اور ذمہ دار سیاحتی مقام کے طور پر نئے سرے سے متعارف کرانے کی ایک اہم پیش رفت ہے۔ ہمیں ذمہ دار شہریوں کے طور پر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے اور ایسی پروجیکٹوں کی جانب قدم بڑھانا ہوگا جو پائیداری پر مرکوز ہوں، کیونکہ ہم سیاحوں کی بڑی تعداد...114

سردی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کانگڑیوں کی قیمتوں میں بھی اضافہ

سردیوں کے ایام میں عوام کو لوٹنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی جا رہی ہے

سرینگر/20 نومبر//

وادی کشمیر میں سردی میں اضافہ کے ساتھ ہی کانگڑیوں اور کوئلوں کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے جس کے نتیجے میں عام لوگ سردیوں سے بچنے کیلئے درکار کوئلہ اور کانگڑیاں خریدنے کی قوت کھو رہے ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق وادی میں ایک طرف جہاں موسم خشک ہے اور دن میں ہلکی دھوپ کھلتی ہے تاہم اس کے باوجود بھی ہڈیوں کو جما دینے والی سردی بھی شدت...113

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

گندم غذا بھی علاج بھی - تحریر نمبر 1928

سعدیہ قمر

دانوں کا جوس

تقریباً آدھی پیالی گیہوں کے دانوں کو اچھی طرح دھولیں۔ اب ایک صاف مٹی کے پیالے میں دو پیالی پانی ڈالیں اور گیہوں شامل کر دیں۔ اسے شام کے وقت بھگوتے ہوئے وقت نوٹ کرلیں اسے کم ازکم 12 سے 14 گھنٹے بھگونا ضروری ہے۔ صبح و شام یہ پانی پی لیں۔ اس میں شہد، چینی، لیموں اور نمک سمیت کوئی چیز شامل نہ کریں۔

گیہوں کا پانی تازہ ہونا چاہئے اور اسے پینے کے ایک گھنٹے بعد تک کچھ کھایا پیا نہ جائے۔ تین ہفتوں تک مسلسل یہ پانی پینے سے جسم میں قوت آجاتی ہے اور بیماری کی وجہ سے لاغر ہو جانے والے مریضوں کی توانائی بحال ہونے لگتی ہے۔

بھوسی یا چوکر کی افادیت

پہلے زمانے میں پتھر کے دو بڑے ہاٹ لے کر انہیں ہاتھ سے چلنے والی چکی کی شکل دی جاتی تھی۔

چھوٹی بڑی چکیاں ہر گھر میں موجود ہوتی تھیں اور خواتین ان پر مختلف مصالحے اور آٹا خود پیستی تھیں۔ اس طرح سرخ رنگ کا آٹا حاصل ہوتا جس میں چوکر سمیت سبھی کچھ شامل ہوتا تھا، لہٰذا وہ زیادہ قوت بخش ہوتا تھا۔ چوکر والے آٹے کے استعمال سے قبض نہیں ہوتا اور آنتوں کی سوزش دور ہوتی ہے۔ ہری سبزی کے ساتھ چوکر کی روٹی بہترین غذا ہے اور قبض کے پرانے مریض بھی جب یہ آٹا کھانا شروع کرتے ہیں تو تندرست ہو جاتے ہیں۔

سرسوں کے ساگ اور مکئی یا گندم کی چوکر والی روٹی پر مکھن لگا کر کھانے سے قبض کا مسئلہ نہیں رہتا۔ قبض کو اُم الامراض کہا جاتا ہے اس لئے کہ اس سے پورے جسم کا نظام گڑبڑ ہو جاتا ہے۔ شوگر کے مریضوں کو بھی چوکر والی روٹی تجویز کی جاتی ہے۔ قدرت نے چوکر میں وٹامنز، معدنی اجزاء اور صحت بخش نمکیات رکھے ہیں۔ اس کے فائبر پر مشتمل اجزاء آنتوں میں چپکے ہوئے فضلے کو بھی باہر لے آتے ہیں۔

چوکر والی روٹی خون کی گردش کو متوازن رکھتی ہے۔ یہ غذا کی نالی کے زخموں، خراشوں اور ورم کو بھی ٹھیک کر دیتی ہے۔ پتے اور گردے کی پتھری کا آسان علاج بھی چوکر ہے۔ آج کل چوکر کی ڈبل روٹی اور رس با آسانی دستیاب ہیں۔ آپ کے لئے بہتر یہ ہے کہ آٹے کو کبھی نہ چھانئے بلکہ اس سے پورا فائدہ اٹھایئے۔ اس کے استعمال کو معمول بنالیں آپ کے پورے گھرانے کی صحت ٹھیک رہے گی۔

نزلہ وزکام

اگر آپ کو نزلہ وزکام ہو سر بھاری محسوس ہو تو ایک بڑے کپ پانی میں چائے کے دو چمچ آٹے سے نکالی ہوئی چوکر ڈال کر اسے پکائیں۔ جب اچھی طرح جوش آجائے تو چھان لیں اور اس میں ایک بڑا چمچ شہد ملا کر رات کو سوتے وقت پی لیں۔ اس سے قبض بھی دور ہوگا اور جما ہوا بلغم بھی پتلا ہو کر نکل جائے گا۔ اگر ناک بند ہو زکام تیز ہو تو آپ آدھی پیالی پانی میں تھوڑا سا چھلکوں کا سرکہ ملا کر جوش دیں۔

اس میں دو چمچ بھوسی ملائیں اور پھر پیالے میں نکال کر اس کی بھاپ لیں۔ اس طرح ناک کھل جائے گی۔

پیشاب کی تکالیف

اگر پیشاب میں جلن ہو تو مریض کو بہت اذیت ہوتی ہے۔ اس کیفیت میں بھی گندم سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ تقریباً 12 گرام گیہوں دھو کر مٹی کے پیالے میں رات کو بھگوئیں۔ صبح اسے مل کر اور چھان کر اس کے پانی میں 20 گرام مصری ملا کر پی لیں۔

چند روز میں جلن دور ہوجائے گی۔ گیہوں کے پودے کا رس پیا جائے تو بھی فائدہ ہوگا۔

چہرے کی شادابی

گندم سے گھریلو طور پر ابٹن بھی بنایا جاتا ہے۔ اس کے لئے دو چمچ گیہوں کے آٹے میں ایک چمچ بالائی اور آدھے لیموں کا رس ملا لیں۔ اگر یہ سخت ہو تو اس میں تھوڑا سا عرق گلاب ملا کر چہرے پر ابٹن کی طرح لگائیں۔ تقریباً 15 منٹ بعد اسے ہاتھوں سے مل مل کر اتار لیں اور منہ دھولیں۔

چہرہ خشک ہونے پر عرق گلاب لگائیں وہ نکھر جائے گا۔ اکثر نومولود بچے کے چہرے پر رواں (نرم باریک بال) ہوتے ہیں۔ اسے ختم کرنے کے لئے بزرگ خواتین آدھی پیالی آٹے میں ایک چمچ گھی اور چٹکی بھر نمک ملا کر سخت آٹا گوندھ لیتی ہیں پھر تھوڑا سا آٹا پیڑے کی طرح گول بنا کر ہلکے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پیشانی پر لگاتی ہیں تاکہ بچے کو تکلیف نہ ہو دن میں تین بار یہ آٹا لگایا جاتا ہے اور 8 سے 10 دن میں روئیں آہستہ آہستہ کم ہوجاتے ہیں۔

تقریباً 12 سال سے کم عمر بچیاں بھی چہرے اور ہاتھوں پر آٹا لگا کر ان سے چھٹکارا پاسکتی ہیں۔ انہیں چاہئے کہ اس میں نمک زیادہ شامل کریں۔ ایسا کرنے سے تین ہفتوں میں بال کم ہونے لگتے ہیں۔ اس سے بڑی عمر کی لڑکیوں میں یہ نسخہ کارآمد نہیں ہے۔ تھوڑے سے آٹے میں دودھ اور ہلدی ملا کر چہرے پر لگانے سے کھردری جلد ملائم ہو جاتی ہے۔ ثابت گندم پیس کر چھلکوں کے تھوڑے سے سرکے اور پانی کے ساتھ ابال کر چہرے پر ماسک کی طرح لگانے سے چھائیاں اور داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں۔

کچھ خواتین کی جلد حساس ہوتی ہے انہیں چاہئے کہ اسے استعمال نہ کریں سرکہ خالص ہو۔ پہلے تھوڑا سا لگا کے دیکھیں۔ اگر مناسب لگے تو پورے چہرے پر لگائیں ورنہ چھوڑ دیں۔ گندم کا یہ تیل چہرے کے داغ دھبوں، چھائیوں، کیل مہاسوں کے نشانوں کے لئے اچھا ہے۔

گندم کا تیل

گندم کا تیل تیز، خوشبودار اور گاڑھا ہوتا ہے، اسے فوڈ سپلیمنٹ کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور جسم پر لگایا بھی جاتا ہے۔ اسے سلاد میں ڈالا جاتا ہے اور سر میں بھی لگایا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ اسے فریج میں 6 سے 8 ماہ تک رکھا جاسکتا ہے۔ اسے استعمال سے قبل گرم نہیں کیا جاتا۔ سردیوں میں جلد پھٹ جائے، سوزش، داغ دھبوں، جلنے کے بعد کے نشانات اور بہت خشک جلد پر یہ تیل بہت اچھا مانا جاتا ہے۔ اسے دوسرے تیل میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ جن لوگوں کا پیٹ خراب رہتا ہو اور اسہال آتے ہوں وہ آٹے میں دو کھانے کے چمچ سونف ملا کر اس کی روٹی کھائیں، جو خواتین بچوں کو اپنا دودھ پلاتی ہوں وہ ایک پیالہ ثابت گندم ابال کر رکھ لیں اور اس میں دودھ اور چینی ملا کر کھائیں۔

انشاء اللہ دودھ کی کمی نہیں ہوگی۔ آپ اس میں سات عدد، بادام، کشمش کے دانے اور شہد بھی شامل کرسکتی ہیں۔ گندم غذا بھی ہے اور دوا بھی۔ اس کا زیادہ فائدہ تب بھی ہوسکتا ہے جب اس کو چوکر سمیت استعمال کریں اس لئے بازاری آٹے کے بجائے چکی سے چوکر والا آٹا استعمال کرنے کی عادت اپنائیں۔ شروع میں اسے پکانا اور کھانا مشکل لگے گا لیکن ایک دفعہ اس کے عادی ہوگئے تو چھوڑنا مشکل ہوجائے گا۔

پیٹھا کدو

دیبا جاوید

غذائیت سے بھرپور پیٹھا کدو بطور غذا اور دوا صدیوں سے استعمال ہو رہا ہے۔ اس میں حرارے بہت کم ہوتے ہیں۔ اردو میں اسے پیٹھا کدو یا سفید کدو کہتے ہیں جبکہ انگریزی میں اس کے کئی نام ہیں جیسے Winter Melon, Ash Gourd, White Gourd اور White Pumpkin وغیرہ۔ اس کا لاطینی نام Benincasa Cerifera اور اس کا تعلق Cucurbitaceae فیملی ہے۔ زمانہ قدیم سے اسے انڈیا، چائنا، ملائیشیا، نیوگنی میں کاشت کیا جارہا ہے۔

چائنا میں یہ 2000 سال سے استعمال ہو رہا ہے وہاں اسے Preserving Gourd کہتے ہیں۔ پیٹھا کدو کا پھل، پھول، بیج، پتے، جڑ سب ہی غذائی و ادویاتی طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ انڈیا، پاکستان میں اسے بطور سبزی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے کینڈی یا مربہ بھی بنتا ہے۔ چائنا اور تائیوان میں اس سے سوپ بنایا جاتا ہے۔

اس سے مشروب بھی بنتا ہے جو Winter Melon Tea کے نام سے مارکیٹ میں دستیاب ہے۔

پھل 25 سے 40 سینٹی میٹر لمبا ہوتا ہے اس کی شکل لمبوتری سے گول ہوتی ہے اور اندر کا گودا سفید اور Spongy ہوتا ہے۔ کچے گودے کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے جبکہ پکا ہوا بے ذائقہ Bland ہوتا ہے۔ باہر کا چھلکا سبز اور سخت ہوتا ہے کیونکہ اس کے اوپر قدرتی ویکس کوٹنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے پھل کی شیلف لائف بڑھ جاتی ہے۔ اسے 12 ماہ تک بغیر فریج میں رکھے سٹور کیا جاسکتا ہے۔

قدرتی ویکس کوٹنگ کی وجہ سے اسے Wax Gourd کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ اس کا وزن 2 سے 50 کلوگرام تک ہوتا ہے۔

پھل کی خصوصیات

مقوی باؤ باری کے بخار کو دور کرتا ہے، دافع کرم اور امعا، قبض کشا، مسکن، پیشاب آور، دافع کینسر، مخرج بلغم، دافع بخار اور ٹانک ہے۔ میٹھا کدو Natural Healen کہا جاتا ہے۔ آئیورویدک اور روایتی مشرقی ادویات میں اسے بطور ٹانک استعمال کروایا جاتا ہے۔

آئیورویدک میں دماغی کمزوری اور اعصابی تکالیف مرگی، Insanity، Parabola کے علاج کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پیٹھا کدو میں تقریباً 90 فیصد پانی ہے لہٰذا اس کے استعمال سے وزن نہیں بڑھتا کیونکہ میٹابولک ریٹ (استحالہ) بڑھاتا ہے اور چینی کو چکنائی میں بدلنے سے روکتا ہے۔ جبکہ اس کے گودے اور چینی سے بنی سویٹ ڈش (حلوہ) جسمانی کمزوری اور تھکن کو دور کرتی ہے اور وزن بڑھاتی ہے) پیٹھا کدو خون کی بیماریاں سانس کی تکالیف (دمہ) اور گردے کی پتھری کے علاج کے لئے بھی مفید پایا گیا ہے۔

معدے کی تیزابیت کو ختم کرتا ہے۔ پیشاب آور ہے۔ بلڈ پریشر کو بڑھنے نہیں دیتا اور فاسد مادوں کو نکالتا ہے۔

تحقیق کے مطابق پیٹھا کدو کا الکوحل میں ایکسٹریکٹ Antinociceptive اور دافع بخار اثرات رکھتا ہے۔ خون کی کمی کے علاج کے لئے بیجوں اور پھل کا خشک سفوف Buttermilk کے ساتھ ایک چائے کا چمچ استعمال کروایا جاتا ہے اور اس کا میتھانولک ایکسٹریکٹ ڈائریا (اسہال) کو ختم کرنے میں موثر ثابت ہوا ہے۔

تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ پھل میں مانع تکسیدی مرکبات پائے جاتے ہیں جو الزائمر بیماری سے بھی محفوظ رکھتے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق پھل میں دافع کینسر Terpenes بھی پائے جاتے ہیں۔ چائنا میں پیٹھا کدو کا استعمال کاسمیٹکس میں خاصا مقبول ہے۔ یہ چہرے کی جھریوں اور داغوں Blemishes کو دور کرتا ہے اور جلد کو نمی اور نرمی دیتا ہے۔ انڈیا میں السر کے علاج کے لئے اس کے جوس کو استعمال کیا جاتا ہے۔

جوس کی خصوصیات

پیٹھا کدو کا جوس بھی کئی بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مسکن ہے اور بے خوابی کو دور کرتا ہے۔ ذیابیطس، بدہضمی اور السر کے علاج کے لئے بہترین ہے۔ نہار منہ پینا معدے کی تیزابیت اور سوجن کو دور کرتا ہے۔ مرکری Poisoning اور سانپ کے کاٹنے کی صورت میں موثر Antidote ہے۔

ذیابیطس کے مریضوں کے لئے آم کھانا کیسا ہے

آم مٹھاس سے بھرپور ایک پھل ہے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آم ذیابیطس کے مریضوں کے لئے فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان کا باعث بنتا ہے۔ آج ہم آپ کی اس ہی کشمکش کے بارے میں بات کرنے والے ہیں کہ کیا واقعی ذیابیطس کے مریضوں کے لئے آم کھانا صحیح ہے؟۔ ماہرین صحت کے مطابق یہ صرف ایک افواہ ہے کہ آم کھانا ذیابیطس کے مریضوں کے لئے ٹھیک نہیں ہے، موسم کے آم کھانا ذیابیطس کے مریضوں کو نقصان نہیں پہنچاتے لیکن انہیں آم کھاتے وقت اس کی مقدار کا خاص خیال رکھنا ہوگا۔

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ آم میں وٹامن سی، وٹامن بی 6 اور وٹامن ای ہونے کے ساتھ ساتھ کوپر اور فولیٹ بھی پایا جاتا ہے، آم میں موجود وٹامن سی جسم میں آئرن کی کمی پوری کرنے کے ساتھ قوت مدافعت کے لئے بھی بہترین ہوتا ہے۔

دوسری جانب آم میں فائبر اور اینٹی آکسیڈنٹس بھی پائے جاتے ہیں جس سے خون میں موجود شکر کی مقدار بھی معتدل رہتی ہے۔

ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ اگر ذیابیطس کے مریض آم کھانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے آپ کو اس کی مقدار کا خاص خیال رکھنا ہوگا اور کھانے کے بعد آم کھانے سے گریز کرنا ہوگا کیونکہ ایسا کرنے سے خون میں موجود شکر کی مقدار بڑھ سکتی ہے۔

طبی ماہرین کا مزید کہنا ہے کہ پھل کھانے کا سب سے بہترین وقت صبح کا ہوتا ہے لیکن ضروری ہے کہ آپ آم کا استعمال کرنے سے قبل اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کرلیں۔

لوکی۔ غذائیت سے بھرپور سبزی

نسرین شاہین

قدرت نے ہماری صحت کے لئے موسم کے لحاظ سے غذائیں پیدا کیں ہیں، جو ہمارے جسم کو گرم اور ٹھنڈا رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ہمارا جسم اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا حیرت انگیز شاہکار ہے۔ یہ ہر قسم کا موسم ایک مناسب حد تک برداشت کر سکتا ہے۔ موسم سرد ہو یا گرم، ہمارے جسم کا اندرونی درجہ حرارت صحت کی حالت میں تقریباً یکساں رہتا ہے۔

گرمی میں پسینا آتا ہے تو جسم کی فالتو حرارت جسم سے خارج ہوجاتی ہے اور جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ جسم کے درجہ حرارت کے نظام کو ہمارا دماغ قابو میں رکھتا ہے۔

گرمیوں میں پسینا آنے سے پانی کے بخارات اڑنے میں حرارت استعمال ہوتی ہے تو ہم ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔ اگر جسم سے پسینے کے ذریعے گرمی کے اخراج کا نظام نہ ہوتا تو ہمارا جسم تندور کی طرح گرم ہو جاتا، نتیجتاً جسمانی اعضا کام کرنا بند کر دیتے اور موت بھی واقع ہوسکتی تھی۔

رب کریم نے ہماری حفاظت کا نہایت جامع خود کار نظام بنایا ہے۔ گرمی کے موسم میں خون کا زیادہ حصہ جلد کی سطح کے قریب گردش کرتا ہے۔ جلد کی سطح پر باریک باریک رگیں ہیں، لہٰذا جب جلد کے مساموں سے پسینا خارج ہوتا ہے تو ہمیں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ موسم سرما میں پسینا نہیں آتا تو جسم کی حرارت بھی خارج نہیں ہو پاتی اور جسم کا درجہ حرارت یکساں رہتا ہے۔

قدرتی طور پر جسم کو ٹھنڈا رکھنے کا خود کار نظام موجود ہے، لیکن ہمیں بیرونی طور پر بھی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، مثلاً ہم ایسی غذائیں کھائیں، جو گرمی کے اثرات کو زائل کرنے میں معاون ثابت ہوں۔ ایسی غذاؤں میں لوکی بے شمار فوائد کی حامل سبزی ہے۔ طبی اور غذائی فوائد سے مالا مال لوکی ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مرغوب غذاؤں میں شامل ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ سبزی ہونے کے اعتبار سے لوکی ہمارے لئے نہایت اہمیت و افادیت کی حامل سبزی ہے، جس سے ہم بے شمار فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

لوکی کا تقریباً 92 فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ لوکی گول اور لمبی، یعنی دو قسموں کی ہوتی ہے۔ اس کی باہری سطح ہلکے سبز رنگ کی ہوتی ہے، جب کہ اندرونی سفید نرم اسفنج کی طرح ہوتی ہے۔

اس میں آدھے انچ لمبے اور چوتھائی انچ چوڑے نوک دار بیج درمیان میں موجود ہوتے ہیں۔ لوکی میں گوشت بنانے والے روغنی اور معدنی نمکیات زیادہ ہوتے ہیں۔ قدرت نے اس سبزی میں کیلسیئم، پوٹاشیئم اور فولاد جیسے مفید اجزاء رکھے ہیں، تاکہ انسانوں کو فائدے حاصل ہوں۔ مشاہدے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ موسم گرما میں پیدا ہونے والی سبزیوں میں حیاتین الف اور حیاتین ج (وٹامنز اے اور سی) وافر مقدار میں پائی جاتی ہیں۔

لوکی بھی انہی سبزیوں میں سے ایک ہے، جس میں حیاتین الف، ب اور ج پائی جاتی ہیں۔ لوکی کا گودا غذائی طاقت سے بھرپور ہوتا ہے اور اس کے بیج بھی فاسفورس سے مالا مال ہوتے ہیں۔

لوکی میں وافر مقدار میں پانی ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ ہمارے جسم میں ٹھنڈک کا احساس پیدا کرتی ہے۔ لوکی پیٹ کو راحت و ٹھنڈک پہنچاتی ہے اور جسم

کریلا ذیابیطس کا قدرتی علاج

کریلے کو انگریزی زبان میں Bitter Gourd کہا جاتا ہے۔ یہ ایک معروف سبزی ہے جس کی کڑواہٹ دور کرکے پکا لیا جائے تو بچوں اور بڑوں دونوں کو پسند آتی ہے۔ اگر بطور دوا استعمال کی جائے تو متعدد امراض جن میں جگر اور تلی کا بڑھ جانا، ذیابیطس، چیچک وخسرہ اور جوڑوں کے درد میں بے حد مفید ہے۔ انسانی جسم میں جگر ایک ایسا عضو ہے جسے فولاد کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح دماغ کے لئے کیلشیئم اور فاسفورس کی جتنی ضرورت ہوتی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے کریلا ایک بہترین سبزی ہے۔ کریلے میں غذائی فائبرز (کاربوہائیڈریٹس) وٹامن B، بیٹا کیروٹین، وٹامن C، آئرن، پوٹاشیم کی وسیع تر مقدار موجود ہے۔ اس سبزی کا سبز رنگ اس میں موجود کلوروفل کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ہڈیوں اور جوڑوں کے درد کی بیماری Jicht میں بطور دوا کھانا بہتر رہتا ہے۔ ذیابیطس کے علاج کے لئے یہ قدرتی مجرب نسخہ ہے اور تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ کریلا شوگر کے مریضوں کے لئے بہترین اور شافی علاج ہے۔ شوگر کو متوازن رکھنے اور خون میں جانے سے روکنے کے لئے کریلوں کا رس پیا جاتا ہے۔

کریلے کا رس کیسے نکالا جائے؟

رس نکالنے کے لئے کریلے کے اوپر کا سبز اور ناہموار چھلکا کسی چھری سے چھیل کر اسے گرائنڈ کیا جاسکتا ہے۔ اہل حکمت کا کہنا ہے کہ اس رس کے مستقل استعمال سے انسولین کی ضرورت نہیں رہتی۔

خون کے امراض کے لئے

کریلے کے ٹکڑے کو کاٹ کر فضا میں سکھا کر باریک پیس لیا جائے اور یہ پاؤڈر 3 سے 6 گرام سادہ پانی سے لینے سے Urine میں شکر آنے یا خون کے امراض کے لئے غذائی علاج تصور کیا جاتا ہے۔

عام طور پر ذیابیطس کے معالج ہی اسے استعمال کرنا مفید قرار دیتے ہیں۔ خونی بواسیر کے لئے کریلے کے جوشاندے کا شربت بنا کر روزانہ پینے سے آرام آجاتا ہے۔ کریلے کی کڑواہٹ کیسے دور کی جائے؟ یہ سوال تو آموز پکانے والی خواتین اور بچیاں کیا کرتی ہیں اور اکثر تو اس کے ذائقے ہی کی وجہ سے یہ سبزی پکاتی ہی نہیں ہیں جبکہ اگر موسم کی تازہ بھری ہوئی شکل میں پکانا ہو تو درمیان سے لمبا کٹ لگا کے تھوڑی دیر کے لئے چٹکی بھر نمک لگا کے تھوڑے سے پانی کے ساتھ کھلے صحن یا کچن میں سلیب پر رکھ دیا جائے اور پھر اس پانی کو ضائع کرکے دھو کر پکالئے جائیں تو کڑواہٹ باقی نہیں رہتی۔

موسم برسات بیماریوں کا موسم

ہماء بلوچ

موسم برسات میں بارشوں اور سیلاب کے بعد مختلف قسم کی بیماریوں کے پھیلنے کا زبردست اندیشہ ہوتا ہے جو وبائی شکل اختیار کرسکتی ہیں۔ ان بیماریوں پر قابو پانے کے لئے عمومی نوعیت کی آسان اور حفاظتی تدابیر پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے ہونے والی بیماریاں پانی سے پھیلنے والی بیماریوں، ملیریا، آنکھوں کی بیماریاں، جلدی بیماریاں۔ پانی سے پھیلنے والی بیماریاں

گندے پانی میں مختلف بیماریوں کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ جراثیم والا پانی پینے یا استعمال کرنے سے زیادہ تر معدے اور آنتوں کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ مثلاً ہیضہ، میعادی بخار، پیچش، ڈائریا (اسہال) بدہضمی، پیٹ کے کیڑے وغیرہ۔ ان بیماریوں سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل حفاظتی تدابیر پر عمل کرنا ضروری ہے۔

1۔ پینے کے لئے صاف پانی استعمال کیا جائے اور اگر ممکن ہو تو وبا کے دنوں میں پانی کو ابال کر پینے اور کھانا پکانے کے لئے استعمال کریں۔ 2۔ گلے سڑے پھل اور کچی سبزیاں کھانے سے پرہیز کریں۔ پھل اور سبزیاں اچھی طرح دھو کر استعمال کریں۔ 3۔ کھانے پینے کی اشیاء کو مکھیوں سے بچانے کے لئے اچھی طرح ڈھانپ کر رکھیں۔ کیونکہ مکھیاں مختلف بیماریوں کے جراثیم ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ 4۔ کھانا پکانے سے پہلے اپنے ہاتھ اچھی طرح صابن اور صاف پانی سے دھوئیں۔ گندے ہاتھ بیماری کا باعث بنتے ہیں۔ 5۔ ڈائریا ہونے کی صورت میں بچوں کو نمکول پلائیں اور دوسری غذا بھی جاری رکھیں۔ نمکول بڑوں کو بھی دیا جاسکتا ہے۔

6۔ وبا کے دنوں میں سب کو بیماریوں کے خلاف حفاظتی ٹیکے لگوانے چاہئیں۔

ملیریا کا علاج

ملیریا کا بخار ایک جراثیم کے ذریعے ہوتا ہے جو مچھر کے کاٹنے سے صحت مند آدمی کے خون میں داخل ہوکر بیماری کا باعث بنتا ہے۔

بارشوں اور سیلاب کے بعد گندا پانی جوہڑوں اور تالابوں کی شکل میں جمع ہوجاتا ہے۔ ایسی جگہوں میں مچھر آسانی سے پھلتا پھولتا ہے۔ یہی مچھر انسان کو سوتے یا جاگتے میں کاٹ کر ملیریا بخار کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے اپنے گردونواح میں گندے پانی کے جوہڑوں اور تالابوں وغیرہ کو چونا یا مٹی ڈال کر بند کر دیں تاکہ ان جگہوں میں مچھر پرورش نہ پاسکیں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

ہندوستان اور جاپان کو اقتصادی تعاون کے معیار کو بڑھانا چاہیے/ جے شنکر

نئی دہلی// بھارت کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستان اور جاپان کو اس دنیا میں اپنے اقتصادی تعاون کے معیار کو بڑھانے کے طریقوں پر غور کرنا چاہیے۔ ساتویں انڈیا۔جاپان انڈو۔پیسفک فورم اور دسویں انڈیا۔جاپان ٹریک 1.5 ڈائیلاگ میں اپنے ریمارکس میں انہوں نے نوٹ کیا کہ جاپان ہندوستان کی اقتصادی ترقی میں کلیدی شراکت دار ہے کیونکہ دونوں ممالک پانچ ٹریلین سرمایہ کاری کے ہدف کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاہم تجارتی اعداد و شمار توقعات سے کم رہتے ہیں۔ ڈاکٹر جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان۔جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری علاقائی امن، بین الاقوامی استحکام اور عالمی خوشحالی کا سب بنیادی پتھر ہے۔ عظیم اعتماد اور بڑھتے ہوئے مادے کا دو طرفہ رشتہ ہے۔ لیکن قطعی طور پر چونکہ ہم پچھلی دہائی میں یہاں تک پہنچے ہیں یہ ضروری ہے کہ ہم پر جوش اہداف تیار کریں اور انہیں حاصل کرنے کے لیے کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور جاپان کے درمیان ہم آہنگی ہندوستان کی ایکٹ۔ایسٹ پالیسی، ساگر کے وژن، انڈو پیسفک وژن، اور جاپان کی فری اینڈ اوپن انڈو پیسفک وژن کے ساتھ ساتھ آسیان آؤٹ لک کے لیے ان کی مشترکہ حمایت پر قائم ہے۔ ہم انڈو پیسفک اوشینز انیشیٹیو (IPOI) پر بھی مل کر کام کرتے ہیں، جہاں جاپان میری ٹائم تجارت، ٹرانسپورٹ اور ٹیکنالوجی ستون کی مشترکہ قیادت کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم مشترکہ مفادات کو وسعت دیں گے اور تعاون کے نئے طریقوں کو تشکیل دیں گے، ہماری اسٹریٹجک شراکت داری اسی کے مطابق آگے بڑھے گی۔ ڈاکٹر جے شنکر نے کہا کہ دو طرفہ طور پر، صنعتی مسابقتی شراکت داری، صاف توانائی کی شراکت داری اور ہمہ جہت کنیکٹیویٹی پارٹنرشپ عصری ایجنڈے کی عکاسی کرتی ہیں۔ ان کا مقصد اعتماد اور لچکدار سپلائی چینز، قابل اعتماد ڈیجیٹل تعاون اور محفوظ سبز ترقی کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے اس بات پر یقین ظاہر کیا کہ دونوں ممالک اس کو مؤثر انداز میں آگے بڑھانے کے لیے دلیری سے سوچتے رہیں گے اور فیصلہ کن کارروائی کریں گے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ دفاعی تبادلوں اور مشقوں کی زیادہ تعداد بھی ہوئی ہے، جس میں کچھ نئی بنیادیں ہیں۔ دفاعی سازوسامان اور ٹیکنالوجی کے تعاون سمیت اگلے درجے کی طرف بڑھنا وہ کام ہے، جس کا ہمیں انتظار ہے۔

ساگر منتھن قوانین پر مبنی عالمی نظام کو مزید مضبوط بناتا ہے/ وزیر اعظم

نئی دہلی//

وزیر اعظم نریندر مودی نے قومی دارالحکومت میں منعقد ہونے والے پہلے سمندری پروگرام۔ ساگر منتھن۔ دی اوشینز ڈائیلاگ کے کامیاب انعقاد پر اپنا پیغام شیئر کیا۔ پی ایم مودی نے ساگر منتھن کی کامیابی پر زور دیا تاکہ انسانیت کے خوشحال مستقبل کی شراکت داری کے لیے اتفاق رائے پیدا کیا جاسکے۔ نیچرا میں کیمپ آفس کو بھیجے گئے اپنے پیغام میں، پی ایم مودی نے اشتراک کیا کہ 'ایک آزاد، کھلے اور محفوظ سمندری نیٹ ورک کے لیے ہمارا وژن - چاہے بحر ہند ہو یا بحر الکاہل خطہ- پوری دنیا میں اس کی گونج سنی جا رہی ہے۔ 'انڈو پیسفک اوشینز انیشیٹیو' سمندری وسائل کو قوموں کی ترقی کے لیے ایک اہم ستون کے طور پر تصور کرتا ہے۔ سمندروں پر یہ مکالمہ قوانین پر مبنی عالمی نظام کو مزید مضبوط کرتا ہے اور اقوام کے درمیان امن، اعتماد اور دوستی کو بڑھاتا ہے۔ جیسا کہ ہم 2047 تک وکست بھارت کے وژن کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ساگر منتھن جیسے مکالمے اتفاق رائے، شراکت داری اور سب سے اہم بات، ایک خوشحال مستقبل کی تعمیر کے لیے انمول ہیں۔ تمام شراکت داروں کی اجتماعی کوششوں کے ساتھ، مجھے یقین ہے کہ یہ بات چیت دور دور تک گونجتی رہے گی، جو ایک روشن، زیادہ مربوط مستقبل کی طرف راہ ہموار کرے گی۔" ہندوستان کی امیر بحری میراث اور اس شعبے کی تعمیر کے اقدامات کو اجاگر کرتے ہوئے، وزیر اعظم مودی نے اشتراک کیا کہ

"ہندوستان کی سمندری روایت کئی ہزار سال پرانی ہے اور دنیا کے امیر ترین ممالک میں سے ایک ہے۔ لوتھل اور دھولاویرا کے فروغ پذیر بندرگاہی شہر، چولا خاندان کے بحری بیڑے، چھترپتی شیواجی مہاراج کے کارنامے عظیم ترغیبات ہیں۔ سمندر قوموں اور معاشروں کے لیے مشترکہ ورثے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی تجارت کے لیے لائف لائن ہیں۔ آج قوموں کی سلامتی اور خوشحالی کا گہرا تعلق سمندروں سے ہے۔ سمندروں کی صلاحیت کو تسلیم کرتے ہوئے، ہندوستان کی سمندری صلاحیتوں کو تقویت دینے کے لیے کئی تبدیلی کے اقدامات کیے گئے ہیں۔ گزشتہ دہائی کے دوران، 'خوشحالی کی بندرگاہوں'، 'ترقی کے لیے بندرگاہوں' اور 'پیداوار کے لیے بندرگاہوں' کے وژن نے رہنمائی کرتے ہوئے، ہم نے اپنی بندرگاہوں کی صلاحیت کو دوگنا کیا ہے۔ بندرگاہ کی کارکردگی کو بڑھا کر، ٹرن اراؤنڈ ٹائم کو کم کرکے اور ایکسپریس ویز کے ذریعے آخری میل تک کنیکٹیویٹی کو مضبوط کر کے، ٹرن اراؤنڈ ٹائم کو کم کر کے اور ایکسپریس ویز، ریلوے اور یوراس نیٹ ورکس کے ذریعے آخری میل کنیکٹیویٹی کو مضبوط کر کے ہم ہندوستان کی ساحلی پٹی کو اہم تبدیلی لائے ہیں۔ 'سمندری شعبے کی تبدیلی کے لیے ہم کردار کا اعتراف کرتے ہوئے، بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے مرکزی وزیر جناب سربانند سونووال نے ساگر منتھن - دی اوشینز ڈائیلاگ کے پہلے ایڈیشن کی کامیابی کے لیے ان کے حوصلہ افزا الفاظ کے لیے وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا۔ وزیر اعظم مودی کے پیغام پر، مرکزی وزیر سربانند سونووال نے کہا کہ "وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کی سرگرم قیادت میں، ہندوستان بحری شعبے میں تبدیلی کے تجربے کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ وزیر اعظم مودی جی کا پیغام اس کی گونج کو سمجھاتا ہے، جسے یہ پہلا سمندری سوچ قیادت فورم - ساگر منتھن - حاصل کرنا ہے۔ اپنے الفاظ میں، مودی جی نے ایک 'وکست بھارت' کے لیے فریم ورک کا اشتراک کیا، جس کی بنیاد پر تعاون اور کوشش سے وہ اوزار اور سمت مل سکتی ہے، جس کی ہمیں خوشحالی کو یقینی بنانے کے لیے ضرورت ہے۔ فورم، دنیا کے مقبول ترین لیڈر نریندر مودی جی کو 'ساگر منتھن - دی اوشینز ڈائیلاگ' کی کامیابی کے لیے ان کی بصیرت، علم اور فہم کے پیغام کے لیے دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔"

عوامی شکایات کے موثر ازالے پر قومی ورکشاپ کامیابی کیساتھ اختتام پذیر

نئی دہلی// وزیر اعظم کے جوابدہ اور موثر حکمرانی کے وژن کے مطابق، انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات کے محکمے (ڈی اے آر پی جی) نے 18 نومبر 2024 کو وگیان بھون، نئی دہلی میں "عوامی شکایات کے موثر ازالے" پر قومی ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ ایم او ایس پی پی ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کلیدی خطبہ دیا۔ جناب سنگھ نے روشنی ڈالی کہ حکومت کی مسلسل کوششوں کی وجہ سے، مرکزی سکریٹریٹ میں شکایات کے حل کا وقت، اب صرف 13 دن ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سنگ میل وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں شہریوں پر مبنی حکمرانی کے لیے حکومت کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے سنٹرلائزڈ پبلک گریونس ریڈیس اینڈ مانیٹرنگ سسٹم (سی پی جی آر اے ایم ایس) میں تبدیلی کی اصلاحات پر زور دیا، جس نے اکیلے اکتوبر 2024 میں 116,000 سے زیادہ شکایات کا ازالہ کیا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ مرکزی سکریٹریٹ میں سی پی جی آر اے ایم ایس کی زیر التوا شکایات اکتوبر 2024 کے مہینے میں 53,897 کی ریکارڈ کم ترین سطح پر آ گئیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ یہ لگاتار 28 واں مہینہ تھا جہاں مرکزی سکریٹریٹ میں ماہانہ شکایات کا حل ماہانہ 100,000 سے تجاوز کر گیا۔ وزیر نے سی پی جی آر اے ایم ایس کو مزید جدید بنانے کے لیے اے آئی اور ایم ایل سے چلنے والے اضافہ کے تعارف کی بھی ستائش کی، جس کا مقصد شکایات سے نمٹنے کو زیادہ موثر اور شہریوں کے لیے دوستانہ بنانا ہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے سرکاری خدمات کے معیار کے ایک بیرومیٹر کے طور پر عوامی شکایات کی اہمیت پر زور دیا، حکومت کے مشن کی توثیق کی کہ نہ صرف شکایات کو موثر طریقے سے حل کیا جائے بلکہ ان کی موجودگی کو روکنے کے لیے نظامی اصلاحات کو بھی نافذ کیا جائے۔ ورکشاپ میں مرکزی وزارتوں، ریاستی حکومتوں، اور ریاستی انتظامی تربیتی اداروں (اے ٹی آئی) کے نمائندوں سمیت 500 سے زیادہ افسران کی پرجوش شرکت دیکھی گئی۔ پانچ اجلاس پر محیط اور 22 پریزنٹیشنز پر مشتمل، ورکشاپ نے جدید طریقوں پر غور کرنے، پالیسی کی تعمیل کا جائزہ لینے، اور ہندوستان میں شکایات کے ازالے کے لیے مستقبل کی سمتوں کا تعین کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کیا۔ اس تقریب میں شکایات کے ازالے کی تشخیص اور انڈیکس (جی آر اے آئی) 2023 کا اجرا بھی ہوا، جس میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی وزارتوں اور محکموں کا جشن منایا گیا۔ اس کے علاوہ، سی پی جی آر اے ایم ایس موبائل ایپ 2.0 شروع کی گئی، جو شہریوں کے لیے شکایات کی گذارشات اور نگرانی کو ہموار کرنے کے لیے ڈیزائن کی گئی ہے۔ ایپ اب گوگل پلے اسٹور پر دستیاب ہے اور جلد ہی آئی او ایس پلیٹ فارم پر قابل رسائی ہوگی۔ اختتامی سیشن میں، ڈی اے آر پی جی میں سکریٹری، جناب وی سرینواس نے بات چیت کا خلاصہ کیا اور گورننس کی سطحوں پر بہترین طریقوں کے تبادلے کو آسان بنانے کے محکمے کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ زیادہ تر وزارتوں اور محکموں نے 23.8.2024 کے ڈی اے آر پی جی سرکلر کو اپنایا ہے، جس سے 21 دنوں کے اندر بروقت شکایات کے ازالے کو یقینی بنایا جائے گا اور مخصوص شکایات سیل کے قیام کو یقینی بنایا جائے گا۔ ورکشاپ نے ایک جوابدہ اور شفاف انتظامیہ کے وژن سے ہم آہنگ، موثر اور شہریوں پر مبنی شکایات کے ازالے کے لیے حکومت کے عزم کو کامیابی سے تقویت دی۔

وکلاء کے پاس آن لائن پیش ہونے کا اختیار ہے/ سپریم کورٹ

نئی دہلی// سپریم کورٹ نے قومی راجدھانی میں شدید فضائی آلودگی کے پیش نظر سماعت مکمل طور پر آن لائن کرنے کی وکلاء کی درخواست کو منگل کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ان کے پاس (وکلاء) کے پاس آن لائن پیش ہونے کا اختیار ہوگا۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار کی ڈویژن بنچ نے سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر کپل سبل اور دیگر کے دلائل کی سماعت کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے تمام ججوں سے کہا ہے کہ جہاں بھی ممکن ہو ورچول سماعت کی اجازت دیں۔ وکلاء نے بنچ کے سامنے دہلی اور قومی راجدھانی خطہ میں بڑھتی ہوئی آلودگی کا مسئلہ اٹھایا تھا۔ سپریم کورٹ کے سامنے صرف آن لائن سماعت کے حق میں دلیل دیتے ہوئے مسٹر سبل نے کہا کہ "آلودگی قابو سے باہر ہوتی جا رہی ہے۔" عدالت نے ان کی اس دلیل کو قبول نہیں کیا کہ عدالت کو مکمل طور پر آن لائن ہونا چاہیے۔ بنچ نے کہا کہ وکلاء کو آن لائن پیش ہونے کا اختیار ہے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا اور سینئر ایڈوکیٹ گوپال شنکر نارائنن نے مسٹر سبل کے دلائل کی حمایت کی۔ سپریم کورٹ کے سامنے مسٹر مہتا نے کہا کہ اصولی طور پر سپریم کورٹ کو ورچول ہونا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ جس طرح سے آج ہم کام کر رہے ہیں، اگر کوئی آن لائن جانا چاہتا ہے تو وہ آن لائن جا سکتا ہے۔ مسٹر شنکر نارائنن نے کہا کہ روزانہ ہزاروں وکلاء اپنی گاڑیوں میں سپریم کورٹ آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وکلاء کے کلرک بھی اکثر پرائیویٹ گاڑیاں استعمال کرتے ہیں۔ اس پر سپریم کورٹ نے کہا کہ ہم اسے متعلقہ وکلاء پر چھوڑ رہے ہیں، ہم نے انہیں یہ سہولت دی ہے کہ جب بھی آپ ورچول طور پر پیش ہونا چاہیں، آپ ایسا کر سکتے ہیں۔

بھارت۔اٹلی دوستی بہتر سیارے میں بہت زیادہ تعاون کر سکتی ہے/ مودی

ریو ڈی جنیرو// وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو (مقامی وقت کے مطابق) برازیل میں G20 سربراہی اجلاس کے موقع پر اپنے اطالوی ہم منصب جارجیا میلونی کے ساتھ دو طرفہ میٹنگ کی۔ پی ایم مودی نے کہا کہ ان کی بات چیت دفاع، سلامتی، تجارت اور تعلقات کو مضبوط بنانے پر مرکوز رہی۔ ٹیکنالوجی انہوں نے تبصرہ کیا "ہندوستان۔اٹلی کی دوستی ایک بہتر سیارے کے لیے بہت زیادہ تعاون کر سکتی ہے۔ ریو ڈی جنیرو G20 سربراہی اجلاس کے موقع پر وزیر اعظم جارجیا میلونی سے مل کر خوشی ہوئی۔ ہماری بات چیت دفاع، سلامتی، تجارت اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں گہرے تعلقات پر مرکوز تھی۔ ہم نے ثقافت، تعلیم اور دیگر شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے طریقوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس طرح کے علاقے بھارت۔اٹلی دوستی ایک بہتر سیارے میں بہت زیادہ حصہ ڈال سکتے ہیں۔ دریں اثنا، جارجیا میلونی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا، "بات چیت کا ایک قیمتی موقع جس نے ہمیں ہندوستان۔اٹلی اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو آگے بڑھانے کے لیے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کرنے کی اجازت دی۔ جیسا کہ تجارت اور سرمایہ کاری، سائنس اور ٹیکنالوجی، نئی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی، صاف توانائی، خلائی، دفاع، رابطے۔ ہم نے مل کر دونوں ممالک کی معیشتوں اور شہریوں کے فائدے کے لیے اور جمہوریت، قانون کی حکمرانی اور پائیدار ترقی کی مشترکہ اقدار کی حمایت میں اپنی دو طرفہ شراکت داری کو مزید گہرا کرنے کے لیے مل کر کام جاری رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

میرے بیان کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جارہا ہے/ سجاد نعمانی

لکھنؤ// مولانا خلیل الرحمن سجاد نعمانی نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر اسمبلی انتخابات 2024 میں میرے بیانات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جا رہا ہے اور غلط خبریں چلائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے آج یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ میڈیا کے کچھ دوست اور کچھ فرقہ پرست لوگ مجھے کسی علما بورڈ یا کونسل سے جوڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ میں نے کوئی 17 نکاتی مطالبات مہاوکاس اگھاڑی کی جماعتوں کو لکھا تھا۔ میں نہ کسی علما بورڈ یا کونسل کا صدر یا ممبر نہیں ہوں اور نہ میں نے ایسا کوئی خط لکھا ہے۔ مولانا سجاد نعمانی نے اپنے ایکس (ٹویٹر) ہینڈل میں وضاحتی بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ " میں، سجاد نعمانی یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ مہاراشٹر میں 2024 کے اسمبلی انتخابات کے دوران، بہت سے لوگ، اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا مجھے علما بورڈ/ علما کونسل اور کچھ 17 نکاتی خط سے جوڑ رہے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ میں واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ میں نہ تو کسی علما بورڈ/ علما کونسل کا صدر ہوں اور نہ ہی ممبر ہوں اور نہ ہی میرا کسی بھی قسم کے 17 نکاتی خط سے کوئی تعلق ہے۔ کچھ لوگوں، اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا نے بغیر تصدیق کیے مجھے اس علما بورڈ/ علما کونسل اور 17 نکاتی خط سے جوڑ کر میری شبیہ کو مجروح کرنے کا کام کیا ہے۔ مولانا سجاد نعمانی نے کہا کہ میں نے ان سب کے خلاف قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ میں ملک کے عوام کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میں ہمیشہ اس ملک میں امن اور انصاف کی وکالت کرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی کرتا رہوں گا۔

لوٹ ڈکیتی کا سرغنہ اور 25 ہزار روپے کا انعامی گرفتار

جے پور// راجستھان میں اینٹی گینگسٹر ٹاسک فورس (اے جی ٹی ایف) کی ٹیم نے ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے بندوق کی نوک پر لوٹ، ڈکیتی اور چھینے کی وارداتیں کرنے والے بدنام زمانہ بین ریاستی گینگ کے سرغنہ گھنشیام عرف شیام باوری کو اتر پردیش سے گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل اے جی ٹی ایف دنیش ایم این نے بتایا کہ گرفتار گینگسٹر گھنشیام عرف شیام باوری (67) ساکن دھنو پارہ تھانہ قادر چوک ضلع بدایوں اتر پردیش اور اس کے ساتھیوں نے سال 2016 میں کوچمن تھانہ علاقہ کے جنان نڈو کیا واس میں مسلح ڈکیتی کی واردات کو انجام دیا تھا۔ ان کی فائرنگ سے ایک مرد اور ایک خاتون شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اس معاملے میں گرفتار ہونے والا سرغنہ واقعہ کے وقت سے ہی مفرور تھا، جس کی گرفتاری کے لیے ناگور پولیس نے 25,000 روپے کے انعام کا اعلان کیا تھا۔ لوٹ، ڈکیتی، نقب زنی کے علاوہ ناگور ضلع کے کوچمن تھانہ، میرٹھ سٹی اور بہار کے سیتامڑھی ضلع کے مختلف مقامات پر ملزم کے خلاف قتل کی کوشش اور آرمس ایکٹ کے 11 مقدمات درج ہیں۔ کوچمن پولیس ملزم سے پوچھ گچھ کر رہی ہے، جس میں دوران فراری وارداتوں کا انکشاف ہو سکتا ہے۔

ڈیرہ بابانانک میں ووٹنگ کے سلسلے میں کانگریس اور عام آدمی پارٹی کے حامیوں کے درمیان جھگڑا

چنڈی گڑھ// پنجاب کے چار حلقوں گدڑ بہا، ڈیرہ بابا نانک، چبے وال (ایس سی) اور برنالہ میں ضمنی انتخابات بدھ کی صبح 831 پولنگ اسٹیشنوں پر سست شروع ہوئے۔ دوپہر ایک بجے تک گدڑ بہا کی نشست پر 50.09 فیصد، ڈیرہ بابا نانک میں 40.40 فیصد، برنالہ میں 28.10 فیصد اور چبے وال میں 27.95 فیصد ووٹنگ ہوئی۔ چاروں اسمبلی حلقوں میں کل 6,96,316 ووٹر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کر رہے ہیں۔ سردی کی وجہ سے صبح بہت کم ووٹر باہر نکلے۔

بھارت میں پائیدار نیلی معیشت کو فروغ دینے ساگر منتھن کا انعقاد

نئی دہلی// بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کی وزارت اور آبزرور ریسرچ فاؤنڈیشن نے 18 سے 19 نومبر 2022 تک نئی دہلی، ہندوستان میں ساگر منتھن دی گریٹ اوشین ڈائیلاگ کی مشترکہ میزبانی کی، جس نے ہندوستان کو عالمی مرکز کے طور پر پوزیشن دی۔ ڈائیلاگ میں 60 ممالک کے 160 سے زائد شرکا کو اکٹھا کیا گیا جن میں وزراء، سابق سربراہان مملکت و حکومت، اراکین پارلیمنٹ، سینئر حکام اور ماہرین شامل ہیں۔ اہم سمندری مسائل پر تبادلہ خیال کرنے اور عالمی میری ٹائم پالیسی کو تشکیل دینے کے لیے۔ اس تقریب کا مقصد 'واسودھائیوا کٹمبکم' کے تصور کے ساتھ منسلک ایک فروغ پذیر اور پائیدار نیلی معیشت کے لیے مشترکہ وژن کو فروغ دینے کے لیے جامع ترقی، پائیدار طریقوں، اور لچکدار ایکو سسٹم کے لیے راستے بنانا تھا۔

منی پور میں کرفیو میں پانچ گھنٹے کی نرمی

امپھال// منی پور کے کچھ اضلاع میں بدھ کو صبح 5 بجے سے صبح 10 بجے تک کرفیو میں پانچ گھنٹے کی نرمی دی گئی۔ کوکی عسکریت پسندوں کے ہاتھوں دو مردوں اور چھ خواتین اور بچوں کی ہلاکت کے بعد احتجاجی مظاہروں کے بعد امپھال ویسٹ، امپھال ایسٹ، بشنو پور تھوبل، کاکچنگ اور جیری بام اضلاع میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ کچھ وائٹ لسٹڈ کنکشنز کے علاوہ انٹرنیٹ سروسز بند رہیں۔ حکمران اور اپوزیشن کے قانون سازوں اور سول سوسائٹی نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کوکی عسکریت پسندوں کے خلاف کارروائی کرے جو خواتین اور بچوں کو قتل کر رہے ہیں۔ پیر کی رات وزیر اعلیٰ این بیرن سنگھ کی صدارت میں ہوئی میٹنگ میں مرکزی حکومت سے چھ پولیس اسٹیشنوں کے تحت آنے والے علاقوں میں افسپا کے نفاذ کا جائزہ لینے کی درخواست کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ میٹنگ نے مرکز سے کہا گیا کہ وہ جیریبام میں چھ معصوم خواتین اور بچوں کے قتل کے ذمہ دار کوکی عسکریت پسندوں کے خلاف سات دنوں کے اندر اجتماعی آپریشن شروع کرے۔ میٹنگ میں کہا گیا کہ جیری بام میں چھ معصوم میتئی خواتین اور بچوں کی موت، 7 نومبر کو جیری بام میں ایک ہمار خاتون کی موت اور 9 نومبر کو بشنو پور ضلع کے سیٹن میں میتئی کی خاتون کسان کے قتل سے متعلق معاملات کو فوری طور پر نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) کے حوالے کیا جائے۔

عصمت دری کیس میں اداکار صدیقی کی عبوری ضمانت منظور

نئی دہلی// سپریم کورٹ نے تقریباً آٹھ سال قبل مبینہ عصمت دری کے ایک معاملے میں ملیالم اداکار صدیقی کو منگل کو عبوری ضمانت دے دی۔ جسٹس بیلا ایم ترویدی اور ستیش چندر شرما کی بنچ نے 2016 کے مبینہ واقعے کے سلسلے میں 2024 میں مقدمہ درج کرنے میں تاخیر پر سوال اٹھایا اور یہ بھی نوٹ کیا کہ متاثرہ شخص میں فیس بک پر پوسٹ لکھنے کی ہمت تھی لیکن پولیس سے رجوع نہیں کیا۔ اداکار صدیقی پر نوجوان اداکارہ نے عصمت دری کا الزام لگایا تھا۔ ملزم درخواست گزار کی طرف سے سینئر وکیل مکل روہتگی، کیرالہ حکومت کی طرف سے رنجیت کمار اور متاثرہ کی طرف سے ایڈوکیٹ ورندا گروور کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے ملزم اداکار کو راحت دی اور عبوری ضمانت منظور کر لی۔ بنچ نے کہا کہ وہ کیس کی حساسیت کے پیش نظر ضمانت کی تفصیلی وجوہات نہیں بتا رہی ہے۔ بنچ نے یہ بھی کہا کہ یہ مبینہ واقعہ 2016 میں پیش آیا تھا اور شکایت کنندہ نے 2018 میں فیس بک پر پوسٹ کر کے مبینہ جنسی استحصال کے سلسلے میں اپیل کنندہ سمیت 14 لوگوں کے خلاف الزامات لگائے تھے اور یہ بھی کہا تھا کہ وہ کیرالہ حکومت کی طرف سے بنائی گئی ہیما کمیٹی کے پاس نہیں گئی تھی۔ سماعت کے دوران مسٹر روہتگی نے کہا کہ اداکار ایک سینئر شہری ہے اور 2016 کے واقعے کے بارے میں شکایت آٹھ سال بعد 2024 میں درج کی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اداکار نے خاتون کے شکایت درج کرانے سے ایک دن قبل 26 اگست 2024 کو شکایت درج کرائی تھی۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ یہ واقعہ ملیالم فلم اداکاروں کی ایسوسی ایشن اور وومن سینما کلیکٹو (ڈبلیو سی سی) کے درمیان تنازعہ کا نتیجہ تھا۔ سینئر وکیل روہتگی نے یہ بھی کہا کہ درخواست گزار نے پولیس کے ساتھ تعاون کیا لیکن 2016 میں استعمال ہونے والے گزیٹ کو جمع کرنا اس کے لیے ممکن نہیں تھا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ درخواست گزار نے 2016 میں ایک فلم کے پریویو کے لیے خاتون سے نیلا تھیٹر میں ہی ملاقات کی تھی۔ دوسری جانب متاثرہ کی جانب سے پیش ہونے والے وکیل گروور نے دعویٰ کیا کہ اداکار نے 2014 میں اس سے رابطہ کیا تھا اور اس کی تصاویر کو لائیک کرکے اور اسے میسج کرکے اسے لالچ دینا شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ملزم نے اسے ایک فلم پریویو کے لیے بلایا اور اسے مسکوٹ ہوٹل لے گیا اور اس کی عصمت دری کی کوشش کی۔ وکیل نے دعویٰ کیا کہ خاتون نے ہیما کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت اور کیرالہ ہائی کورٹ کے نوٹس لینے کے بعد مقدمہ دائر کرانے کی ہمت کی۔ ریاست کے وکیل نے استدلال کیا کہ درخواست گزار کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کی تفصیلات حاصل کرنے کے لیے حراست میں لیکر پوچھ گچھ کرنا ضروری ہے۔

رسمی ملازمت میں خواتین کی حصہ داری کی شرح میں کمی/ سی جی جی

نئی دہلی// ہندوستان میں خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے لیے پرعزم اودیتی فاؤ[؟] انڈیشن نے آج اپنے صنفی امتیاز کو ختم کرنے (سی جی جی) پہل کے تحت مالی سال 2023- 24 کے لیے نئے ڈاٹا اور معلومات کی نقاب کشائی کی۔ اس موقع پر اودیتی فاؤنڈیشن کی سی ای او پوجا گوئل نے کہا کہ ہماری پہل یو کلوز دی جینڈر گیپ (Close the Gender Gap) کے تازہ ترین اعداد و شمار کمپنیوں کو صنفی تفاوت کو کم کرنے کے لئے کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس کی ترجیحات کی فوری ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ اعلیٰ عہدوں پر خواتین کے لیے یکساں مواقع، صنفی عدم مساوات کو تنظیمی ترقی کے ہر حصے میں شامل کیا جانا چاہیے۔ ہماری گزارش ہے کہ اس عظیم خلا کو پر کریں اور اس صلاحیت سے بھرپور قوت سے فائدہ اٹھائیں۔ رواں سال کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں خواتین کے پاس صرف 18 فی صد رسمی ملازمت ہے۔ تاہم صحت کی دیکھ بھال (41 فی صد) اور صارفین کی خدمات (30 فی صد) جیسے کچھ شعبوں میں خواتین کی نمائندگی مستحکم ہے۔ جب کہ تعمیرات اور بجلی جیسی صنعتوں پر مکمل طور پر مردوں کا دبدبہ ہے۔ اس میں صرف 3 تا 4 فی صد خواتین کی نمائندگی ہے۔ 98 فی صد کمپنیوں کے بورڈ میں کم از کم ایک خاتون ڈائرکٹر ہونے کی باوجود یہ تعداد 1 سے زیادہ خاتون ڈائرکٹر والی کمپنیوں کے لئے 46 فی صد تک گر جاتی ہے۔

نور ہی نور

پروفیسر عبداللہ بھٹی

بخاری شریف کی حدیث مبارکہ میں ایک صحابی بیان فرماتے ہیں: کہ ایک رات نبوت و رسالت کے آفتاب و مہتاب، انبیا مرسلین کے تاجدار، مجسم رحمت، شافع محشر، فخر دو عالم نور مجسم، سید ابرار شاہ دو عالم حضرت محمدؐ رونق افروز تھے کہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آسمان پر چودھویں کا چاند روشن تھا۔ کبھی میں آسمان پر چاند کو دیکھتا ہوں کبھی زمین پر آپ سرکارؐ کا روشن چہرہ مبارک کبھی میں چاند کو کبھی آپؐ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا ہوں خدا کی قسم آپؐ کا چہرہ مبارک چاند سے زیادہ روشن اور چمکدار تھا اسی طرح ایک دن فرشتوں کا سردار جبرائیل امین آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے یا رسول اللہؐ میں نے حضرت آدم سے لے کر آپؐ تک تمام انبیا اکرام کو دیکھا ہے میں نے حضرت یوسف کو بھی دیکھا عرش پر اور فرش پر ایک بھی چہرہ آپؐ کے چہرہ مبارک سے زیادہ حسین اور روشن نہیں دیکھا آپؐ سب سے خوبصورت اور روشن ہیں آپؐ جیسا کوئی نہیں ہے بلا شبہ خالق کائنات نے سب سے پہلے بلا واسطہ اپنے حبیب محمد ﷺ کا نور پیدا کیا پھر اسی نور کو خلق عالم کا واسطہ ٹھہرایا ایک دن شہنشاہ مدینہ، ساقی کوثر شاہ امم جلوہ افروز تھے تو صحابہ کرام نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ آپ کی نبوت کب ثابت ہوئی تو آپؐ نے فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم کی روح نے جسم سے تعلق نہیں پکڑا تھا۔ پھر اسی عالم میں خالق کائنات نے دیگر انبیائے کرام کی روحوں سے وہ عہد لیا جو قرآن پاک سورہ آل عمران 81 میں مذکور ہے اور جب تمام پیغمبروں کی روحوں نے عہد مذکور کے مطابق سید المرسلین کی نبوت و امداد کا اقرار کر لیا تو نور محمدیؐ کے فیضان سے ان کی روحوں میں وہ قابلیتیں پیدا ہو گئیں کہ دنیا میں اپنے اپنے وقت میں ان کو منصب نبوت عطا ہوا۔ اس وعدے کے سبب تمام انبیائے سابقین علیہم اسلام اپنی اپنی امتوں کو حضور نبی آخر الزماںؐ کی آمد و بشارت اور آپؐ کی اتباع کی تاکید فرماتے رہے۔ اگر سید المرسلینؐ کی نبوت دنیا میں ظاہر نہ ہوتی تو سابقہ تمام انبیائے علیہم اسلام کی نبوتیں بھی باطل ہو جاتیں اور وہ تمام بشارتیں ناتمام رہ جاتیں۔ پس دنیا میں حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری نے سابقہ پیغمبروں کی نبوتوں کی تصدیق فرمادی جس طرح مجسم رحمت ﷺ کا نور از ہر منبع انوار الانبیا تھا اسی طرح آپ کے جسم مبارک کا مادہ بھی لطیف ترین تھا۔ جب خالق کائنات نے سرور کونین کو پیدا کرنا چاہا تو جبرائیل امین کو حکم دیا کہ سعید مٹی لا۔ لہٰذا جبرائیل جنت کے فرشتوں کے ساتھ زمین پر آئے اور حضرت کی قبر شریف کی جگہ سے ایک مٹھی سفید چمکتی دمکتی اٹھا لائے پھر اس مٹی کو جنت کے چشمہ تسنیم سے گوندھا گیا جب یہ مٹی سفید موتیوں کی مانند ہو گئی فرشتے اسے لے کر عرش و کرسی کے گرد زمین و آسمان تک پھیرا گیا تمام فرشتوں نے آپؐ کو حضرت آدم کی پیدائش سے پہلے ہی پہچان لیا پھر جب رب ذوالجلال نے حضرت آدم کو پیدا کیا اپنے حبیب پاکؐ کے نور کو ان کی پشت مبارک میں رکھ دیا، اس نور کے انوار حضرت آدم کی پیشانی پر روشن تھے جس طرح رات میں چاند روشن ہوتا ہے۔ پھر ان سے یہ عہد لیا گیا کہ یہ نور پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوا کرے پھر یہ نور اماں حوا کے رحم مبارک میں منتقل ہو گیا اب جو نور حضرت آدم کی پیشانی پر روشن تھا اب حضرت حوا کی پیشانی پر روشن ہو گیا۔ پھر جب حضرت شیث علیہ سلام پیدا ہوئے تو وہ نور ان کی پشت میں منتقل ہو گیا۔ یہ نبی کریمؐ کا معجزہ تھا کہ حضرت شیث اکیلے ہی پیدا ہوئے۔ آپ کے بعد ایک بطن میں جوڑا (لڑکا لڑکی) پیدا ہوتا رہا۔ روز و شب گزرتے رہے زمین اپنے محور پر گھومتی رہی اور یہ نور اسی طرح پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا اور پھر جمعہ کی شب سرور کونین کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی پشت سے آپؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے رحم پاک میں منتقل ہوا۔ حضرت کعب بن احبار سے یہ منقول ہے یہ نور محمدیؐ کی عظیم شان فضیلت تھی کہ نبی کریمؐ کے آبا امہات شرک و کفر کی نجاست اور زنا کی آلودگی سے پاک رہے اسی نور کی وجہ سے حضرت آدم ملائک کے مسجود بنے اسی نور کی وجہ سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی نور کی بدولت حضرت نوح کی کشتی طوفان میں غرق ہونے سے بچی۔ اسی نور کی بدولت حضرت ابراہیم آتشِ نمرود سے محفوظ رہے اسی نور محمدؐ کے طفیل حضرات سابقین انبیائے علیہم الصلوات پر خالق کائنات کی بے شمار عنایات رہیں جب نبی کریمؐ غزوہ تبوک سے واپس آئے تو حضرت عباس نے حضور پاکؐ کی اجازت سے آپ کی مدح میں چند اشعار کہے کہ کشتی کا طوفان سے بچ جانا اور حضرت ابراہیم کی آگ کا گلزار ہو جانا حضورؐ کے نور کی برکت تھا۔ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ساقی کوثر کی شان میں یوں فرماتے ہیں ترجمہ۔ آپؐ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپؐ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا اور نہ کوئی مخلوق پیدا ہوتی آپ وہ ہیں کہ آپؐ کے نور سے چاند کو روشنی ہے سورج آپ ہی کے نور زیبا سے چمک رہا ہے آپؐ وہ ہیں کہ جب آدم نے لغزش کے سبب سے آپ کا وسیلہ پکڑا تو وہ کامیاب ہو گئے حالانکہ وہ آپؐ کے باپ ہیں آپؐ ہی کے وسیلہ سے خلیل نے دعا مانگی تو آپؐ کے روشن نور سے آگ ان پر ٹھنڈی ہو گئی۔ حضرت ایوب نے مصیبت میں آپؐ کو پکارا مسیح آپؐ ہی کی بشارت اور آپؐ ہی کی صفات حسنہ کی خبر دیتے۔ موسیٰ علیہ اسلام بھی آپ کا وسیلہ پکڑتے اور تمام انبیا علیہم اسلام اور مخلوقات میں سے ہر مخلوق اور پیغمبر اور فرشتے آپ ہی کے جھنڈے تلے ہوں گے۔ پھر جب یہ نور محمدی آپ کے والد محترم حضرت عبداللہ میں ظاہر ہوا تو اس نور کی وجہ سے آپ کے والد محترم کمال حسن و جمال رکھتے تھے قریش کی بہت ساری عورتیں آپ کی طرف مائل تھیں۔ لیکن آپ کی شادی وہب کی بیٹی آمنہ زہریہ قرشیہ جو نسب و شرف اور خوبصورتی میں قریش کی تمام عورتوں سے ممتاز تھیں۔ پھر جب نور محمدی حضرت آمنہ کے رحم مبارک میں منتقل ہو گیا تو بہت سارے عجائبات ظہور میں آئے قحط سالی ختم ہو گئی درختوں پر خوب پھل آیا بادشاہوں کے تخت اور بت اوندھے گر پڑے مشرق و مغرب کے چرند پرند اور دریائی جانوروں نے ایک دوسرے کو خوشخبری دی حضرت آمنہ نے خواب میں سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے تیرے پیٹ میں دونوں جہانوں کا سردار ہے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کا نام محمدؐ رکھنا۔ جب حمل شریف کے نو ماہ پورے ہو گئے تو فخر دو عالم 12 ربیع الاول فجر کے وقت دنیا میں تشریف لائے سسکتی بلکتی انسانیت صدیوں سے جس مسیحا کے انتظار میں تھی وہ مسیحا اعظم زمین پر آ گیا زمین و آسمان آپ کے نور کی روشنی سے چمک اٹھے اور پوری دنیا کے بت آپ کے احترام میں سجدے میں گر گئے۔

تعلیم کی اہمیت اور ضرورت

ریاض فردوسی اشاعت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''علم سیکھو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے علم سیکھنا خشیت، اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنا عبادت، اس کا پڑھنا پڑھانا تسبیح، اس کی جستجو جہاد، ناواقف کو سکھانا صدقہ اور اس کی اہلیت رکھنے والوں کو بتانا ثواب کا ذریعہ ہے۔ نیز علم تنہائی کا ساتھی، دین کا راہ نما، خوش حالی و تنگ دستی میں مددگار، دوستوں کے نزدیک وزیر، قریبی لوگوں کے نزدیک قریب اور جنت کی راہ کا مینار ہدایت ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو اوپر اٹھاتا ہے۔ اور انہیں بھلائی میں راہ نمائی، قیادت و سرواری عطا کرتا ہے۔ جن کی پیروی کی جاتی ہے، وہ بھلائی کے راہ نما ہوتے ہیں، جن کے نقش قدم پر چلا جاتا ہے اور جن کے افعال کو نمونہ بنایا جاتا ہے۔ فرشتے ان کے دوستی کی خواہاں ہوتے ہیں اور اپنے پروں سے ان کو چھوتے ہیں۔ ہر خشک اور تر ان کے لیے مغفرت طلب کرتا ہے، یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں، جان دار، خشکیوں کے درندے اور جانور، آسمان اور اس کے ستارے تک۔ علم ہی کے ذریعے اللہ کی اطاعت و عبادت کی جاتی ہے، اس کی حمد و ثنا ہوتی ہے، اسی سے پرہیزگاری ہوتی ہے، اسی سے صلہ رحمی کی جاتی ہے، اسی سے حلال اور حرام جانا جاتا ہے۔ وہی راہ نما اور عمل اس کا پیروکار ہے۔ بدبخت اس سے محروم رہتے ہیں۔'' (اوکما قال ﷺ۔ ابن عبد البر کی کتاب ''جامع بیان العلم وفضل سے ماخوذ)

تعلیم ہر انسان چاہے وہ امیر ہو یا غریب، مرد ہو یا عورت کی بنیادی ضرورت میں سے ایک ہے یہ انسان کا حق ہے جو کوئی اسے نہیں چھین سکتا۔ انسان اور حیوان میں فرق تعلیم ہی کی بدولت ہے۔ غزوہ بدر کے قیدیوں کی رہائی کیلئے فدیہ کی رقم مقرر کی گئی تھی ان میں سے جو نادار تھے وہ بلا معاوضہ ہی چھوڑ دیے گئے لیکن جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے انہیں حکم ہوا کہ دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو چھوڑ دیے جائیں گے۔ چنانچہ سیدنا زید بن ثابتؓ نے جو کاتب وحی تھے ایسی طرح لکھنا سیکھا تھا اسی بات سے ہم اندازہ لگا سکتے ہے کہ تعلیم کی کیا اہمیت ہے اور ان کا حصول کتنی ضروری ہے۔ تعلیم نام ہے کسی قوم کی روحانی اور تہذیبی قدروں کو نئی نسل تک اس طرح پہونچانے کا کہ وہ اس کی زندگی کا جز بن جائے۔ جب بھی مسلمان علم اور تعلیم سے دور ہوئے وہ غلام بنا لیے گئے یا پھر جب بھی انہوں نے تعلیم کے مواقعوں سے خود کو محروم کیا وہ بحیثیت قوم اپنی شناخت کھو بیٹھے۔

قرآن مجید میں لگ بھگ پانچ سو مقامات پر حصول تعلیم کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی۔ علم کی فرضیت کا براہ راست بیان بے شمار احادیث میں بھی آیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''حصول علم تمام مسلمانوں پر (بلا تفریق مرد و زن) فرض ہے۔ بے شک علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و زن پر فرض ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص طلب علم کے لئے کسی راستے پر چلا، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیا''۔ اور یہ بات واضح کر دی گئی کہ قرآن مجید سے حصول علم خواتین کے لئے بھی اسی طرح فرض ہے جیسے مردوں کے لئے ہے اس لئے تعلیم ہر صورت حاصل کرنا چاہیے۔

آج کے دور میں تعلیم کی ضرورت اور اہمیت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ آج کا دور کمپیوٹر کا دور ہے لیکن عام تعلیم کی اہمیت کم نہیں ہوئی۔ کمپیوٹر وہ ہی چلے گا جس کو لکھنا پڑھنا آتا ہے۔ انجینئرنگ، وکالت، ڈاکٹری اور مختلف جدید علوم حاصل کرنا آج کے دور کا لازمی تقاضہ ہے۔ جدید علوم تو ضروری ہیں ہی اس کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی بھی اہمیت اپنی جگہ ہے۔ تعلیم کے حصول کے لئے قابل اساتذہ بھی بے حد ضروری ہیں جو بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ استاد کی بچوں کو تعلیم دینا بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے۔ استاد وہ نہیں جو محض چار کتابیں پڑھا کر اور کچھ کلاسز لے کر اپنے فرائض سے مبرا ہو گیا بلکہ استاد وہ ہے۔ جو طلباء و طالبات کی خفیہ صلاحیتوں کو بیدار کرتا ہے اور انہیں شعور و ادراک، علم و آگہی تیز فکر و نظر کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ جن اساتذہ نے اپنی اس ذمہ داری کو بہتر طریقے سے پورا کیا، ان کے شاگرد آخری سانس تک ان کے احسان مند رہتے ہیں۔ آج کے دور میں چند عناصر نے پیشہ تدریس کو بھی آلودہ کر دیا گیا ہے۔ ملک میں جگہ جگہ مختلف تعلیمی اداروں کی شاخیں نظر آتی ہیں۔ لیکن ان کے اداروں میں میٹرک اور انٹر پاس استاد بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ ایسے افراد کی وجہ سے اس عظیم پیشہ کی قدر و قیمت کی کوئی اہمیت نہیں رہی ہے۔ ہمارے تعلیمی نظام کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ مسلمان کبھی جدید تعلیم سے دور نہیں رہے بلکہ جدید زمانے کے جتنے بھی علوم ہیں زیادہ تر کے بانی مسلمان ہی ہیں۔ موازنہ کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ آج یورپ تک کی جامعات میں مسلمانوں کی تصنیف کردہ کتابیں نصاب میں شامل ہیں۔ آج کل کے دور میں زیادہ تر چار یا پانچ سال کی عمر میں بچے علم کے سفر پر گامزن ہوتے ہیں۔ یہ سفر ان کے لئے نہایت خوشگوار ہوتا ہے اور کبھی کبھی کٹھن بھی۔ دل لگائے بغیر سیکھنا علم پر بوجھ ہوتا ہے پھر ایسے افسوناک حالات و واقعات جو آج ہمارے تعلیمی نظام میں پائے جانے لگے ہیں۔ شاید بدلنے کی کوشش سے بھی نہ بدلے جا سکیں۔ ان ننھے دماغوں کو زنگ آلود ہونے سے بچانے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اس وقت ہمارے مروجہ اور روایتی طریقہ تدریس میں بچوں کے لئے کوئی کشش باقی نہیں رہی ہے۔ بچے اسکولوں، کالجوں، جامعات میں جانے سے کتراتے ہیں۔ لگ بھگ ستر فیصد مسلمان بچے اسکول جاتے ہیں مگر ان میں سے بھی کچھ فیصد بچے پرائمری سطح کی تعلیم مکمل کرنے سے پہلے ہی اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کی کوئی ٹھوس وجہ سوائے اس کے کہ روایتی طریقہ تعلیم میں تبدیلی نہیں کی گئی اور دوسری وجہ مہنگائی کی شرح میں اضافہ ہے جس کی وجہ سے والدین اپنے بچوں کو چائلڈ لیبر کے طور پر کام میں مشغول کروا دیتے ہیں۔

اس لئے ضروری ہے کہ تعلیمی اداروں میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ بچوں کی دلچسپی کے لئے دیگر پروگراموں کو بھی ترتیب دیکر ان میں دلچسپی کا سامان پیدا کیا جائے۔ کوچنگ سینٹر جگہ جگہ کھل گئے ہیں، یہ کوچنگ سینٹر کا ٹرینڈ اس لئے چل پڑا ہے کہ تعلیمی اداروں میں تعلیم کا فقدان ہے۔ گو کہ یہ کوچنگ سینٹرز اور نئے نئے تعلیمی ادارے فیسوں کی مد میں بھاری بھرکم فیس وصول کرتے ہیں۔ بہر حال بچوں کی تابناک مستقبل کے لئے والدین ان کوچنگ سینٹرز کی بھاری بھرکم فیس بھی دینے کو تیار ہیں۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے تعلیم و تربیت میں معراج پا کر دین و دنیا میں سر بلندی اور ترقی حاصل کی لیکن جب بھی مسلمان علم اور تعلیم سے دور ہوئے وہ دنیا کا مقابلہ کرنے میں ناکام ہو گئے۔ آج ہندوستان میں تعلیمی ادارے دشمن طاقتیں کے نشانہ پر ہے، جو تعلیم کی طرف سے مسلمانوں کو بدگمان کر کے قوم مسلم کو کمزور کرنے کے درپہ ہیں۔ ہمیں ان کے مقابلے کے لئے کام کرنا ہوگا اور اپنے تعلیمی نظام کے مقاصد کو واضح کرنا ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت سلیمان علیہ السلام کو اختیار دیا گیا تھا کہ علم، مال اور سلطنت میں جو چاہو پسند کرو، انہوں نے علم کو پسند فرمایا تو مال اور حکومت علم کے ساتھ ان کو عطا ہوئی''

یہ نفرت صرف مسلمانوں سے نہیں۔ بلکہ

نظر دارک قاسمی اشاعت

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت و تعصب کے تسلسل سے ایسا لگتا ہے کہ یہ کسی بڑی سازش کا حصہ ہیں۔ اگر عالمی منظر نامے پر نظر ڈالیں تو اندازہ ہوتا ہیکہ ہر روز کہیں نہ کہیں مسلم کمیونٹی کے ساتھ ناانصافی یا ناروا سلوک اپنایا جاتا ہے۔ جان و مال کے اتلاف و ضیاع اور عزت و آبرو کی پامالی کے ساتھ ساتھ، مسلمانوں کے مذہب کو نشانہ بنا کر مسلمانوں کی دل آزاری کی جاتی ہے۔ ان کی بے چینی میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ ان کے جذبات و احساسات کو بری طرح مجروح کیا جاتا ہے۔ اس کے پس پردہ وہ طاقتیں اور حکومتیں ہیں جو اپنے متشدد ہمنواؤں سے منصوبہ بند طریقے سے یہ دل آزار اور مکروہ واقعات انجام دلواتی ہیں۔ یہاں فطری طور پر سوال تو یہ بھی اٹھتا ہے کہ جہاں بھی اشتعال انگیزی اور مذہبی احساسات کو بھڑکانے کا کام کیا جاتا ہے۔ اس کو روکنے کے لئے وہ عالمی لیڈران کیا کرتے ہیں جو حق و انصاف کی باتیں کرتے ہیں۔ دنیا کو عدل و مساوات کا درس دیتے ہیں۔ آج عالمی امن اور حقوق انسانی کے حوالے سے بات کریں تو پتہ چلتا ہے کہ کل تک جن ممالک اور خطوں کو بہتر بتایا جاتا تھا آج وہاں بھی یکسر حالات بدل چکے۔ انسانی عظمت و حقوق کو روندا جا رہا ہے۔ بچوں، بوڑھوں اور ناداروں پر غیر انسانی حرکتیں کی جا رہی ہیں۔ ہر طرح کا تشدد اور ستم و جبر سے دو چار ہیں۔ مگر افسوس یہ ہیکہ تحفظ نفس اور انسانی حقوق کے نام پر تشکیل دیے جانے والے اداروں کی خاموشی معنی خیز ہے۔ امت مسلمہ کو یاد رکھنا ہوگا کہ جب بھی اسلام یا رسول خدا کی شان میں کسی ملک اور خطہ کا سر پھرا گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو جہاں اس کو مسلمانوں کو اشتعال کرنا ہوتا ہے وہیں اسے اقتدار پر مسلط اپنے آقاؤں کی خوشنودی بھی حاصل کرنی ہوتی ہے۔ ابھی حال میں سویڈن میں قرآن کریم کو جلانے کا واقعہ رونما ہوا۔ علاوہ ازیں گاہ بگاہ رونما ہونے مذموم مناظر جیسے فرانس میں حجاب پر پابندی۔ یا پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کارٹون کا معاملہ ہو۔ (مجھے یاد آتا ہے کہ غالباً 2006 میں فرانس کے ایک اخبار جیلینڈ ہوسٹن نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا توہین آمیز کارٹون نشر کیا تھا۔) اس طرح کی مذموم حرکتیں اسی لئے انجام دیجاتی ہیں تاکہ مسلمان مشتعل ہوں۔ انہیں اسی طرح کی چیزوں میں الجھا کر رکھا جائے۔ آج کا دور سوشل میڈیا کا ہے اس وقت چیزوں اور افکار و نظریات کو ادھر سے ادھر کرنا نہایت سہل ہے۔ المیہ یہ بھی ہیکہ اگر کوئی معاند و حاسد یا متعصب جب قابل اعتراض اشتہار کی اشاعت ترویج کے لئے سوشل میڈیا کا سہارا لیتا ہے، تو اس کی اشاعت کا ذریعہ ہم خود ہی بنتے ہیں۔ اس کو اتنا وائرل کیا جاتا ہے کہ لمحوں میں پوری دنیا میں پھیلا دیا جاتا ہے۔ دراصل یہی وہ چاہتے ہیں۔ کہ ہماری مذموم حرکتوں سے عالمی انسانیت خصوصاً مسلمان واقف ہوں۔ تاکہ مسلم کمیونٹی جذبات کی رو بہ کر اپنے ہوش کھو بیٹھے۔ اس کے بعد دنیا کے مسلمانوں کے اندر غم و غصہ کی لہر دوڑ جاتی اور اپنے مذہب کی حفاظت و صیانت کے لئے۔ احتجاج اور مظاہرے ہوتے ہیں۔ یقیناً مذہب کے خلاف رونما ہونے والی منصوبہ بندی اور توہین آمیز کلمات کا دفاع فطری بات ہے۔ لیکن اکثر ہم غم و غصہ کے اظہار کے لئے جذباتی ہو جاتے ہیں جس کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہی تو فرقہ پرست طاقتیں اور مخالفین و معاندین چاہتے ہیں کہ مسلم کمیونٹی کی دکھتی رگ کو چھیڑا جائے اور پھر ان کے جذبات کو ہوا دے کر انہیں جذباتی بنا یا جائے۔ تاکہ ان پر الزامات و اتہام کی یورش کی جا سکے خود انہیں ہی مجرم قرار دیا جائے۔ نتیجتاً نہ ہی انصاف مل پاتا ہے اور نہ ہی ان معاندین پر کوئی اثر ہوتا ہے۔ نہ ان کے رویہ میں قطعی کمی واقع ہوتی ہے۔ اس لئے جب بھی کہیں کوئی مذموم یا قابل اعتراض واقعہ رونما ہو تو ہمیں سنجیدگی اور متانت سے دفاع کرنا چاہئے۔ شائستگی برقرار رہے۔ دانستہ یا غیر دانستہ طور پر ہم استعمال ہو جاتے ہیں۔ جذبات کی رو میں بہنے سے بچنا ہے۔ کیونکہ جذباتیت ہمیشہ نقصان پہنچاتی ہے۔ مسائل مشتعل ہو کر حل نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ غور و فکر کرنے سے کسی بھی مسئلہ کا حل نکل آتا ہے۔ اپنے اندر اس طرح کی صفات کو پیدا کرنے کے لئے ہمیں قرآن کریم اور احادیث رسول کا بھی مطالعہ کرنا ہوگا۔ صرف مطالعہ نہیں بلکہ اس کے رموز و اشارات اور مفہوم و تشریح کو بھی سمجھنا ہوگا۔ سیرت رسول اور سیرت صحابہ سے بھی سبق حاصل کرنا ہوگا۔ کیونکہ ہمارے سامنے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دو اہم ترین حصے ہیں جنہیں ہم مکی اور مدنی دور سے جانتے ہیں۔ مکی زندگی کے احوال دوسرے تھے اور مدنی زندگی کے حالات اس سے بالکل مختلف۔ ان دونوں صورتوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو خود کہیں جذباتی ہوئے اور نہ کہیں اپنے اصحاب کو جذباتی ہونے کا درس دیا۔ بلکہ صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرنے کی ہدایت دی۔ کسی بھی قابل مذمت واقعہ پر رونما ہونے پر مشتعل ہو جانا یا آپے سے باہر ہو جانے سے لامحالہ ان طاقتوں کو فائدہ ہوتا ہے جو ہماری مخالف ہیں۔ جو اسلام سے نفرت کرتے ہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہیکہ ہمیں اسلام سے محبت دائمی ہے وقتی یا جزوی نہیں۔ دائمی محبت کا مطلب بھی یہی کہ جذباتی نہ ہو کر کے مستقل مزاجی اور پائداری کے ساتھ منصوبہ بندی کی جائے، تاکہ دنیا میں جتنے بھی مکروہ عزائم کو اسلام کے خلاف پال پوش رہے ہیں، ان کا مضبوطی سے دفاع کیا جا سکے۔ برعکس اس کے اگر ہم جذبات کی رو میں بہ کر اسلام سے محبت کا اظہار کرتے ہیں تو یہ لازمی طور پر جزوی یا وقتی محبت کی واضح علامت ہے۔ ضمناً یہ بھی عرض کر دوں کہ ہماری جو پاکیزہ اور صالح صفات تھیں انہیں کہیں نہ کہیں ہم نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ جب تک ہم زیور علم سے آراستہ رہے، مفاد عامہ ہمارا مشغلہ رہا، امانت و دیانت کو ہم نے لازمی بنایا، راستبازی، انصاف و مساوات پر عمل پیرا رہے اس وقت تک ہم نے اپنی عظمت و تقدس کے فانوس بھی روشن کئے۔ اور کبھی بھی ایرا غیرا نتھو خیرا کی بات پر مشتعل بھی نہیں ہوئے۔ جب سے ہم نے ان صفات کو در کنار کیا ہے۔ جو چاہتا ہے جیسے چاہتا اپنے عزائم و مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کر لیتا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ ہمیں توازن و اعتدال قائم رکھنے کے لئے گو ہر علم اور دیگر تمام روشن صفات سے مزین ہونا ہوگا۔

علم سائنس: گمراہ کن یا مددگار؟

تحریر
عظمت علی

آج کا زمانہ سائنس اور روشن خیالی کا دور کہلاتا ہے۔ اسی لیے جب ہم دین کی باتیں کرتے ہیں تو ذرا سا پڑھے لکھے لوگ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ ارے یہ تو دقیانوسی باتیں ہیں، بے سروپا کی باتیں ہیں، آج سائنس کہاں سے کہاں پہونچ گئی اور آپ لوگ یہیں پر اٹکے ہوئے ہیں۔ اگر دین ایسا کہتا ہے تو ذرا اس کے سائنٹفک وجوہات بھی بیان کریں۔

ایسے روشن خیال لوگوں نے بہت سے لوگوں کو دین سے متنفر کردیا ہے اور ان کے نزدیک دین بس متوسط طبقہ کے لیے ہی نجات دہندہ ہے۔ اب چوں کہ اس کائنات ہستی میں ہر انسان کسی نہ کسی مذہب کا پیروکار ہے، سوائے روشن خیال اور فرسودہ عقائد کے لوگوں کو بھی دین کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے آسانی کے لیے وہ اسی دین یا مذہب کی پیروی میں آجاتے ہیں جس میں گھر کے بڑے بزرگ ہوتے ہیں۔

یہ جو ہر دینی مسئلہ کا سائنسی حل تلاش کرنے کا چلن ہوگیا ہے۔ یہ اچھا بھی ہے اور برا بھی۔ اچھا اس عنوان سے کہ وہ دین کی کورانہ تقلید نہیں کرتے کچھ سمجھ بوجھ کے آگے بڑھنا چاہتے اور دین و دنیا کو ساتھ میں لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ برائی یہ کہ اس گرداب میں بعض لوگ اتنی دور تک نکل جاتے ہیں انہیں سچائی نظر تک نہیں آتی۔ ان کی نظر میں دین، ثانوی حیثیت کا حامل ہوجاتا ہے جبکہ سائنس پہلا درجہ حاصل کرلیتی ہے۔ یعنی دین، بنیاد نہیں بلکہ سائنس بنیاد ہوجاتی ہے۔

ایسے نظریات جنم لینے کے بہت سے وجوہات ہیں۔ ایک عام سادہ سی وجہ جسے بہت زیادہ تکرار کیا جاتا ہے، وہ یہ کہ علمائے دین نے علم سائنس کی غلط تفسیر کی ہے۔ چوں کہ قدیم زمانہ میں ایسے کئی معاملات پیش آچکے ہیں جہاں پہلے ٹیکنالوجی کو حرام کہا گیا بعد میں وہی حلال ہوگئی۔ جیسے اوائل ٹیکنالوجی میں لاؤڈ اسپیکر حرام تھا اور اب حالت یہ ہوگئی ہے کہ بغیر لاؤڈ اسپیکر کے کام نہیں چلتا۔ کسی زمانہ میں ٹیلی ویژن حرام ہوا کرتا تھا اور آج گھر گھر یہاں تک کہ مذہبی مقامات پر بھی ٹیلی ویژن کا استعمال عام ہوگیا ہے۔

علم سائنس بذات خود صد فی صد سچ اور حقیقت پر مبنی نہیں۔ اس میں روز بروز تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں اور حقیقت بدلتی رہتی ہے جبکہ دین اسلام ہزار برسوں پہلے ہی کامل ہوچکا ہے اور اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہونے والی۔ قدیم سائنس دانوں کا نظریہ تھا کہ سورج، زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور بظاہر زمین ساکت ہے لیکن صدیوں بعد اس نظریہ کی تردید کی گئی۔ سب سے پہلے اس نظریے کی تردید کرنے والا سائنس داں پولینڈ کا ماہر فلکیات نیکولس کوپرنیکس ہے۔ اس نے اپنی کتاب (On the revolutions celestial spheres) میں تحریر کیا کہ آسمان

میں جو بھی حرکت نظر آتی ہے وہ آسمان کے حرکت کے سبب نہیں ہے بلکہ زمین کے گردش کی وجہ سے ہے۔ سورج کی بھی حرکت جس کا ہم مشاہدہ کرتے ہیں وہ بھی سورج کی اپنی حرکت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ زمین کی حرکت کی وجہ سے ہے۔ اس طرح سائنس کے بہت سے نظریات تبدیل ہوئے۔ پہلے کچھ اور تھے اور بعد میں اس کی تصحیح کی گئی۔ پہلے ہم بندر کی اولاد تھے لیکن بعد میں حضرت آدم کی اولاد ثابت ہوئے۔

یہ تمام اشتباہات دیکھ کر یہ نتیجہ نکالنا کہ سائنس بے مصرف ہے، بہت بڑی غلطی ہے بلکہ علم سائنس ضروریات زندگی ہے۔ نظریات قائم کرنا، اس پر تنقید کرنا، ریسرچ کرنا پھر قدیمی نظریہ کو جدید اور اپڈیٹیڈ لباس پہنانا، متحرک قوم کی نشانی ہے۔ اسلام نے بھی بارہا تحقیق، ریسرچ، تنقید اور سوال قائم کرنے کی جانب متوجہ کرایا ہے۔ بلکہ اسلام نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اگر ریسرچ میں غلطی بھی ہوگئی تو اس کی کوئی سزا نہیں۔ ایک پوائنٹ پھر بھی ملے گا۔ اس دور تحقیق کو فقہی اصطلاح میں 'اجتہاد' کہا جاتا ہے۔ آج کل اجتہاد کے دروازہ بہت کم کھلتا ہے۔ کبھی کبھار۔ کوئی سوالی ہی نہیں، سوالی آتا بھی تو بے چارہ یاس و حسرت لیے واپس جاتا ہے۔ کیوں کہ کہیں نہ کہیں ہمارے اندر اتنی شدت پسندی آگئی ہے کہ ہم سوال کرنے اور تنقید کرنے کو علما کی توہین سمجھتے ہیں۔

آج کا جو زمانہ ہے کہ وہ درحقیقت سائنس اور ٹیکنالوجی کا ہے۔ اگر ہم سائنس کا بغور مطالعہ کریں گے تو دین اسلام کو آفاقی مذہب ثابت کرنے میں مدد ملے گی۔ بفرض، اگر یہی صورت حال، رسول اسلام کے زمانہ میں ہوتی تو آپ کا معجزہ علم سائنس ہوتا اور آپ اسی سائنس کے ذریعہ، دین الٰہی کی حقانیت کو ثابت کرتے۔

ہر رسول کو ان کے زمانہ میں غالب فن کے مطابق معجزہ دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر رسول اسلام ﷺ کے زمانہ میں عرب کے لیے اعلیٰ ترین فخر عربی زبان کی فصاحت و بلاغت تھی، سو اللہ نے انہی کی زبان میں قرآن مجید کی شکل ایسا فصیح و بلیغ کلام پیش کیا جس کے سامنے پورا عرب سجدہ ریز ہوگیا۔ صدیاں گزر گئیں، ایک آیت کا جواب نہ پیش کیا جاسکا۔

ہمارے اپنے نظریہ کے مطابق، دین مرکزی حیثیت رکھتا ہے، چوں کہ اس میں تبدیلی نہیں۔ سائنس ثانوی اور فی الوقت اسلام کے آفاقی اصول کو ثابت کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس لیے پہلے دین پھر سائنس۔ نہ دین بیزاری، نہ سائنس بیزاری۔ اپنی اپنی جگہ دونوں کی عظمت ثابت ہے۔

مہنگائی اور بے روزگاری
جموں وکشمیر مشکلات کے بھنور میں

حال ہی میں بھارت میں مہنگائی کے حوالے سے ایک رپورٹ جاری کی گئی جس کے مطابق جموں وکشمیر پورے بھارت کے اندر مہنگائی کے حساب سے اول نمبر پر ہے۔ پورے بھارت میں مہنگائی کا انڈیکس 4 اعشاریہ 9 جبکہ جموں وکشمیر کے حوالے سے یہ شرح 7 سے اوپر دکھایا گیا ہے۔ اس دوران کل ہی جموں وکشمیر کے حوالے سے ایک اور رپورٹ منظر عام پر آگئی ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ جموں وکشمیر میں بے روزگاری بھی پورے ملک سے سب سے زیادہ ہے۔ جموں وکشمیر کے حوالے سے اس رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ یہاں بے روزگاری کی شرح 21 اعشاریہ 6 فی صد ہے جبکہ بھارت میں یہ شرح اس سے کم ہے۔ جموں وکشمیر خاص کر وادی کے اندر غریبی کی شرح روز افزوں بڑھتی ہی جارہی ہے کیونکہ یہاں روزمرہ کی ضرورت کی چیزوں کی قیمتیں بھی آسمان کو چھو رہی ہیں اور ایسے میں محنت مزدوری کرنے والے لوگوں کے لئے اپنی روزانہ کی ضروریات کو پورا کرنا ہر گزرتے دن کے ساتھ مشکل ہوتا جارہا ہے۔ حکومت کی جانب سے اشیائے ضروریہ کی چیزوں کی نرخیں ہر سال شائع کی جاتی ہیں اور دکانداروں وتاجروں سے تلقین کی جاتی ہے کہ وہ چیزیں انہی قیمتوں کے حساب سے بیچیں مگر خود حکومتی اہلکاروں کو بھی پتا ہے کہ ان قیمتوں پر کہیں کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا۔ گوشت کی قیمتوں کے حوالے سے گزشتہ سال حکومت اور کوٹھداروں وقصابوں کے مابین ٹھن گئی تھی اور کئی ماہ تک جاری رہنے والے اس تعطل میں وادی کے اندر قصابوں نے سرکاری جانب سے جاری کئے جانے والے نرخناموں کو ماننے سے انکار کردیا تھا تاہم سرکاری جانب سے اپنے موقف پر قائم رہنے کے بعد قصابوں نے دکانیں کھول لیں اور ابتدائی ایام میں سرکاری نرخوں کو لاگو بھی کیا گیا تاہم آج کل قصاب پھر اپنی من مانیوں پر اتر آئے ہیں۔ آج سرینگر شہر سمیت وادی کے مختلف علاقوں میں گوشت چھ سو روپے فی کلو کے حساب سے بیچا جارہا ہے۔ بے روزگاری کے حوالے سے یہ بات عیاں وبیاں ہے کہ ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں پڑھائی مکمل کرکے نکل آتے ہیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد جب ان کو کوئی روزگار نہیں ملتا تو انہیں ذہنی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جموں وکشمیر میں چونکہ نجی سیکٹر نہ ہونے کے برابر ہے اور یہاں پرائیویٹ سیکٹر میں کافی کم پیداوار ہوجاتی ہے لہذا بے روزگاری کی شرح کا بڑھ جانا ایک لازمی اور فطری بات ہے۔ حکومت کی جانب سے اگرچہ جموں وکشمیر میں نجی سیکٹر میں خود روزگار یونٹ قائم کرنے کے لئے متعدد سکیمیں چلائی جارہی ہیں اور سچ بات تو یہ ہے کہ ان سکیموں کے ذریعہ سے اب تک ہزاروں نوجوانوں کو روزگار کے مواقعہ فراہم ہوئے ہیں تاہم یہ بات بھی سچ ہے کہ ان سکیموں کی اس حساب سے تشہیر نہیں ہوتی جس حساب سے ہونی چاہئے تھی اور پھر جب کوئی بے روزگار نوجوان ان سکیموں سے مستفید ہونے کے لئے سرکاری دفاتر کا رخ کر بھی لیتا ہے تو دفتری طوالت اُسے تھکا دیتی ہے اور اس کے نتیجہ میں متعدد نوجوان سکیموں کے فوائد کے پیچھے بھاگنے سے رہ جاتے ہیں یا اپنی جان چھڑا لیتے ہیں۔ حکومت اور متعلقہ حکومتی اداروں کو چاہئے کہ وہ خود روزگار یونٹوں کے حوالے سے وضع کی گئی سکیموں کی عمل آوری کے لئے قواعد وضوابط کو نرم کریں تاکہ بے روزگاری کے مسئلہ کے شکار نوجوان خود روزگار یونٹوں کے قیام میں دلچسپی لے کر اپنے لئے روزگار کما سکیں۔ اس طرح سے یہاں بے روزگاری کے مسئلہ پر بھی قابو پایا جاسکے گا۔

نوجوانوں کو موبائیل کے غلط استعمال کیسے بچائیں؟

تحریر
مفتی قیام الدین قاسمی

انسان ہر چیز جسے وہ دیکھتا یا سنتا ہے اس سے متاثر ہوتا ہے، خصوصاً خالی دماغ زیادہ متاثر ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہر مظہر کے اثر کا بغور مطالعہ کیا جائے اور اسلامی وغیر اسلامی ذہنیت پیدا کرنے والے مظاہر کے درمیان تمیز پیدا کرکے اسلامی ذہنیت پیدا کرنے والے مظاہر کی بقا وترقی کا اہتمام کیا جائے۔

جس کے لیے گزشتہ آٹھویں قسط میں مال کے تعلق سے اسلامی ذہنیت اور اجتماعیت پیدا کرنے کے 7 طریقوں پر بحث کی گئی تھی اس مضمون میں ہم اجتماعی اور دینی وتخلیقی ذہنیت پیدا کرنے کے طریقوں پر غور کریں گے۔

1۔ ہر اسکول، مدرسے اور کالج میں صبح صبح دعا کے وقت یہ عہد دہرایا جائے۔

میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتا/تی ہوں کہ اپنی پوری زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آئیڈیل اور نمونہ مانتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کا خادم بن کر گزاروں گا/گی اور اس علم کے ورثے کی پوری پوری حفاظت کروں گا/گی۔

کیوں کہ اذا اکثر الکلام تقرر فی القلب زبان سے بار بار دہرائے جانے والی چیز دل ودماغ میں اچھی طرح بیٹھ جاتی ہے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجدید ایمان کا حکم دیتے ہوئے اس کا طریقہ کار اکثروا من قول لا الہ الا اللہ کے ذریعہ بتلایا لہذا یہی طریقہ ہم بھی اپنی نسلوں میں اجتماعیت اور اسلامی اخوت پیدا کرنے کے لیے اپنائیں گے، آپ اپنی صوابدید پر اس میں ردوبدل بھی کرسکتے ہیں

2۔ ساری دکانوں وغیرہ کے نام اسلامی رکھے جائیں اور ہر قسم کے پوسٹرز بینرز پہلے اردو میں لکھے جائیں پھر اس کے نیچے مقامی زبان اور انگریزی میں لکھے جائیں۔

چوں کہ ہندوستان میں اسلامی علوم کا وافر حصہ اردو میں ہی ہے نیز اردو اب مسلمانوں کی زبان سمجھی جانے لگی ہے اور ہماری تہذیب وتمدن سے اردو کا بہت گہرا ربط ہے، جب ہمارا بچہ بینروں، پوسٹروں اور ہورڈنگز اردو میں لکھا دیکھے گا تو خود بخود اس کے اندر اردو کے تئیں محبت پیدا ہوگی اور وہ انہیں سیکھنے اور استعمال کرنے میں فخر محسوس کرے گا۔ مجھے پتہ ہے سارے پوسٹروں کو بدلنا ہمارے اختیار میں نہیں لیکن جتنا اختیار میں ہے اتنا تو بدلیں۔

3۔ اجتماعی مطالعہ: ایک وقت ایسا ہو جب گھر کے سبھی افراد بوڑھے، جوان، بچے اور عورتیں موجود ہوں، انہیں ان کی عمر اور ذوق کے حساب سے کتابیں لا کردیں اور صرف اس پر اکتفا نہ کریں بلکہ کم ازکم ایک گھنٹہ سب کو ساتھ میں لے کر بیٹھیں اور مطالعہ کریں، اس سے ایک تو ہمیں ساتھ میں وقت بتانے کا موقع مل جائے گا دوسرا مطالعے کی عادت پیدا ہوجائے گی اور ایک ریڈر ہی ہمیشہ لیڈر ہوا کرتا ہے۔

4۔ نوجوانوں کو ٹور پر لے جایا جائے: دیکھئے نوجوانوں کی نفسیات، ان کے شوق اور خواہشات کو مدنظر رکھ کر اسی حساب سے دینی جذبہ پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ نوجوانوں میں بوریت اور بیزاری بھی نہ ہو اور وہ دین کے راستے پر بھی آجائیں، اور نوعمری میں ہر شخص کو گھومنے کا شوق ہوتا ہے تو کیوں نہ اس شوق کو علماء اسلامی اقدار پیدا کرنے کے لیے استعمال کریں، اور ان کو دین کی بنیادی تعلیمات اور اسکولوں کالجوں میں اپنی بہنوں کی حفاظت کے طریقے سکھائیں۔

5۔ کام خود کریں اور نام گاؤں کا ہو: مثلاً خدمت خلق کا جو بھی کام کریں تو ظاہری بات ہے فنڈنگ تو چند ہی لوگ کریں گے مگر نام گاؤں کا دیا جائے لہذا اس مشن کے تحت جتنے بھی کام ہوں گے ان پر کسی کا نام نہیں ہوگا بلکہ صرف مشن تقویت امت اور گاؤں کا نام لکھا ہوگا اس سے گاؤں والوں کے ایک دوسرے پر اعتماد میں مزید اضافہ ہوگا، اور اجتماعیت کو تقویت ملے گی اور اس خدمت خلق کے ذریعے نوجوانوں کو ایک ایکسائٹمنٹ والی مشغولیت بھی مل جائے گی۔

6۔ اسکول وکالج ویونیورسٹیز کی چھٹی کے موقعوں پر ان کو مدارس کے ماحول میں طلبا کے ساتھ کچھ دن قیام کروایا جائے تاکہ انہیں ایک دوسرے سے بات کرنے اور ایک دوسرے کی خوبیوں اور کمیوں کو سمجھنے کا موقع ملے اور دوریاں کم ہوں، کیوں کہ ہوتا یہ ہے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے کنٹرول اسٹوڈنٹس دینی بیک گراؤنڈ سے نہیں آتے ہیں اور وہاں کے ماحول عموماً اسلام مخالف ہوتے ہیں یعنی ان کے ذہنوں میں اسلام کے تعلق سے صحیح معلومات پہنچنے سے پہلے غلط معلومات پہنچ رہی ہوتی ہیں اور وہاں ان شبہات کو دور کرنے کا کوئی پروپر سورس بھی موجود نہیں ہوتا اس سے نمٹنے کا قلیل المدتی طریقہ یہی ہے کہ انہیں کچھ عرصہ صحیح معلومات والے دینی ماحول میں رکھیں اس سے وہ اپنے شبہات کو دور بھی کرسکیں گے اور مدرسے کے طلبا کو بھی پتہ لگ سکے گا کہ آج کل کے جدید ذہنوں میں کس قسم کے شبہات پیدا ہورہے ہیں اور قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کا جواب کیسے دیا جاسکتا ہے۔

7۔ اب پورے گاؤں کو مفت درس گاہ اور یونیورسٹی میں تبدیل کردیا جائے: جو لوگ بڑی عمر کے ہوچکے ہیں یا چھوٹی عمر کے باوجود کسی وجہ سے آپ ان کو اداروں میں لا کر کورس کرا نہیں سکتے تو کیوں نہ ان کے اوقات وضرورت کے مطابق اپنے کورسز بنائے جائیں یعنی ہر ضرورت کے لیے شارٹ ٹرم یا اتواری پریکٹیکل کورس تیار کیے جائیں مثلاً اخلاقی تربیت کا کورس، بچوں کی تربیت کا کورس، خدمت خلق کورس ایسے سینکڑوں کورسز تیار کیے جائیں، یعنی یوں سمجھئے کہ پورا گاؤں ایک یونیورسٹی ہے جہاں ہر شخص کو وہ جتنی حیثیتوں سے زندگی گزار رہا ہے ان حیثیتوں کو سامنے رکھ کر اس کے لیے دینی اور دنیوی منافع دونوں پہلوؤں سے عملی کورس بنایا جائے بس عام یونیورسٹی اور اس یونیورسٹی میں فرق یہ ہوگا کہ لوگ پڑھنے یونیورسٹیز میں جاتے ہیں، مگر یہاں یونیورسٹی یعنی آپ سے متعلق فیلڈ کے استاذ خود اٹھ کر آپ کے پاس آئیں گے اور اس یونیورسٹی کا انفراسٹرکچر خود گاؤں ہوگا۔

ان شاء اللہ ہم آنے والے دنوں میں ایسے کورسز تیار کریں گے اور یہ سارے کورسز مفت میں ہوں کیوں کہ ہم نبی کے وارث ہیں نبی نے اپنی زندگی فاقوں پر یا ہدیوں کے سہارے گزاری ہے تو ہمیں بھی اسی کی پیروی کرنے کو عزیمت سمجھنا ہوگا، ہر نبی نے اپنی دعوت پہنچانے کے بعد کہا ہے وما اسئلکم علیہ من اجر نیز مفت اس لیے بھی کہ گاؤں کے اجتماعی بزنس اور اپنے سائڈ بزنس سے ہماری ضروریات زندگی کا سامان میسر آرہا ہوگا اور ہم ضرورت سے زیادہ پیسے کمانے کی لالچ ختم کرچکے ہوں گے۔

8۔ پارک بنایا جائے: اگر اتنی استطاعت ہو گاؤں والوں کے پاس تو ایک کمیونٹی پارک بنایا جائے جس میں ہر طرف احادیث لکھی ہوئی ہوں، سائنس وریاضی کے فارمولے لکھے ہوئے ہوں، اور جہاں ریاضت بدنی کے آلات بھی موجود ہوں۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

صفحہ اول سے آگے

101
جبکہ اس میں ایک اہم فیصلہ ریزرویشن کے معاملہ کولیکر سب کمیٹی قیام کرنے کا اہم فیصلہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریزرویشن کولیکر کئی ساری باتیں ہوتی ہے اور ہمارے نوجوانوں کو لگ رہا ہے کہ ان کو اپنا حق نہیں ملا رہا ہے جس کو دیکھتے ہوئے کابینہ میں ایک سب کمیٹی جس میں تین وزیر شامل ہونگے قائم کی گئی جو اس معاملہ کو دیکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سب کمیٹی کو وقت دیا گیا ہے کہ رپورٹ کابینہ کے سامنے پیش کریں گے جس کے بعد کوئی فیصلہ لیا جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں عمر عبداللہ نے کہا کہ جیلوں میں نظر بند لوگوں کو چھوڑنے کیلئے ہمیں ریاست چاہئے کیونکہ امن و قانون اور سیکورٹی مرکزی سرکار کے حد اختیار میں ہے اور اس کو لیفٹننٹ گورنر دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام ویریفکیشن معاملہ پر کافی حد تک روک لگائی ہے اور آگے بھی اس پر نرمی ہوگی۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ پہلے دن سے، ہم جموں و کشمیر کو دوبارہ ریاست کا درجہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ کچھ چیزیں ہیں جو لوگ چاہتے ہیں اور ہم اسے پورا نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ایک یوٹی ہے۔ جموں کشمیر میں قانون ساز اسمبلی میں پاس کردہ قرارداد کے بارے میں عمر عبداللہ نے کہا کہ ہم نے قرارداد لائی اور اہم بات یہ ہے کہ قرارداد مسترد نہیں ہوئی تھی۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کانگریس ہماری حکومت کا حصہ نہیں ہے، وہ باہر سے ہماری حمایت کر رہے ہیں اور اس میں بی جے پی کے علاوہ سب سے زیادہ لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹرا اور جھارکھنڈ میں بی جے پی نے کانگریس کو نشانہ بنایا۔ تب کانگریس بے بس ہوگئی اور انہیں اسے تھوڑا سا کمزور کرنا پڑا لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ موسم سرما میں بجلی کٹوتی کی کمی کیلئے میں خود وزیر بجلی سے دہلی میں ملا اور انہوں نے کچھ اضافی بجلی کو منظور کیا ہے تاہم اس کے باوجود بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس سال سردیوں میں لوگوں کو بجلی کی صورتحال میں تھوڑا سا بہتری دیکھنے کو ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ کٹوتی تو ہوگی لیکن کم سے کم ہونی چاہیے اس کیلئے نے اقدامات اٹھائیں ہے۔ کشتواڑ معاملہ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ میں نے فوج کے اعلیٰ افسران سے بات کی ہے اور ان سے کہا کہ جو بھی ملوث ہونگے ان کیخلاف کڑی سے کڑی کارروائی کی جائے۔

102
گورنر منوج سنہا کی تقریر کو منظوری دی اور وزراء کو ہدایت دی گئی کہ وہ جموں و کشمیر میں بے روزگاری سے نمٹنے کیلئے اپنے اپنے محکموں میں مشقیں شروع کریں۔ میٹنگ ختم ہونے کے بعد کابینہ وزیر جاوید احمد رانا نے میڈیا کو بتایا کہ وزیر اعلیٰ نے جموں و کشمیر میں ریزرویشن پالیسی کا جائزہ لینے کیلئے کابینہ کی ذیلی کمیٹی تشکیل دینے کی بھی ہدایت دی اور یہ کہ وہ تمام ریاستی ہولڈرس کے ساتھ بات چیت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی صدارت میں آج ہونے والے اجلاس میں اسمبلی اجلاس میں لیفٹننٹ گورنر کے خطاب کو بھی منظور کیا گیا جس میں تمام مسائل شامل تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعلیٰ نے بے روزگاری سے نمٹنے کی عجلت پر زور دیتے ہوئے اسے ایک سنگین مسئلہ قرار دیا جو فوری کارروائی کا مطالبہ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا ”وزیر اعلیٰ نے تمام وزراء کو ہدایت کی کہ وہ اپنے اپنے محکموں میں بے روزگاری سے نمٹنے کے لئے اقدامات شروع کریں۔ انتخابی منشور میں کیا گیا ہر وعدہ پورا کریں گے۔ ہماری حکومت کو اقتدار سنبھالے ایک ماہ ہی ہوا ہے۔ اگلے دو مہینوں میں، ہم واضح پیش رفت کو یقینی بنائیں گے۔“ انہوں نے کہا کہ حکومت کی حکمت عملی کے ایک حصے کے طور پر، ملازمت کی آسامیاں پہلے ہی پبلک سروس کمیشن اور سروس سلیکشن بورڈ کو بھیج دی گئی ہیں۔

103
بنانے اور تصاویر لینے پر سخت پابندی عائد کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسپتال حکام کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ مریضوں کی رازداری یقینی بنانے کیلئے کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں اسپتال انتظامیہ کی جانب سے جاری ایک حکمنامہ میں لکھا گیا ”عام عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مریضوں کی رازداری کو یقینی بنانے کیلئے اسپتال کے احاطے کے اندر ویڈیوگرافی یا فوٹوگرافی سختی سے ممنوع ہے۔ اس میں تصاویر یا ویڈیوز حاصل کرنے کیلئے موبائل فون یا کسی دوسرے آلے کا استعمال شامل ہے“۔ سکمز صورہ کی ترجمان نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ اسپتال انتظامیہ نے مریضوں کی رازداری کے پیش نظر یہ فیصلہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلاف ورزی کرنے والوں کیخلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے عام لوگوں سے درخواست کی کہ وہ اسپتال میں رہتے ہوئے اسپتال کی سیکورٹی کے ساتھ تعاون کریں اور مریض کی رازداری اور اسپتال کے پروٹوکول کا احترام کریں۔

104
نے اس ماہ کے شروع میں 550 دیسی ساختہ اسی مشین پستول کو شمالی کمان میں شامل کیا جو لداخ اور جموں و کشمیر میں کارروائیوں کی نگرانی کرتی ہے۔ اس سلسلے میں شمالی کمان نے ایکس پر لکھا ”لیفٹننٹ جنرل ایم وی سچندرا کمار، آرمی کمانڈر شمالی کمان نے ادھم پور میں نئے شامل کیے گئے اسی مشین پستول کا جائزہ لیا اور فائرنگ کی۔ اس میں مزید کہا گیا کہ میڈ ان انڈیا ہتھیاروں کی شمولیت ہندوستانی فوج کی آتم نربھر بھارت کیلئے غیر متزلزل عزم کو اجاگر کرتی ہے“۔ یہ ہتھیار بھارتی فوج کے کرنل پرساد بنسود نے ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کے تعاون سے تیار کیا ہے۔ یہ ہتھیار حیدرآباد میں لوکیش مشین لمیٹڈ کے ذریعہ مقامی طور پر تیار کیا جا رہا ہے۔ فوج نے کہا کہ پستول کا منفرد ڈیزائن بھی اپ ڈیزائن ایک ہاتھ سے آپریشن کرنے کی اجازت دیتا ہے، یہ پستول اور سب مشین گن دونوں کے طور پر کام کرتا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، بندوق، جس میں آٹھ انچ کا بیرل اور 33 راؤنڈ میگزین فائر کرنے والا 9 ایم ایم گولہ بارود ہے۔

105
جائیں۔ سی این آئی کے مطابق نیشنل کانفرنس کے رکن پارلیمان برائے سرینگر آغا سید روح اللہ مہدی نے پارٹی ترجمان اعلیٰ و ممبر اسمبلی زیڈی بل تنویر صادق اور ممبر اسمبلی گلمرگ فاروق احمد شاہ کے ہمراہ گوری پورہ رعناواری کا دورہ کر کے حالیہ ہولناک آگ کی واردات سے متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کی۔ دورے کے دوران رہنماؤں نے متاثرین میں امدادی سامان تقسیم کیا اور انہیں حکومت کی جانب سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے لواحقین سے ہونے والے نقصانات پر گہری ہمدردی کا اظہار کیا اور اس مشکل وقت میں ان کے ساتھ کھڑے ہونے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اس موقع پر آغا روح اللہ نے کہا کہ حکومت متاثرین کو فوری ریلیف اور طویل مدتی امداد فراہم کرنے کے لئے پرعزم ہے۔ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ان خاندانوں کی زندگیاں دوبارہ بہتر بنانے میں مدد کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے جائیں۔ مقامی ایم ایل اے تنویر صادق واقعہ پیش آنے سے مسلسل متاثرین کی مدد و اعانت کیلئے سرگرم ہیں اور آتشزدگان کی مدد کیلئے تمام وسائل بروئے کار لا رہے ہیں۔ موصوف نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ بے گھر خاندانوں کو عارضی رہائش اور ضروری مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ تنویر صادق نے زور دے کر کہا کہ ہماری ترجیح اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ کوئی بھی خاندان نظر انداز یا لاوارث محسوس نہ کرے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی ہدایت پر جموں کابینہ وزیر اور وزیر اعلیٰ کے مشیر متاثرین سے ملے اور موقعے پر ہی امداد کا اعلان کیا۔ بعد ازاں تینوں لیڈران نے قدیم اور تاریخی درگاہ حضرت عارف باللہ خواجہ حبیب اللہ نوشہریؒ واقعہ نوشہرہ سرینگر پر حاضری دی اور یہاں قوم و ملت کی عزت و آبرو، خوشحالی اور فارغ البالی خصوصاً فلسطینی عوام کی فتح و نصرت کیلئے دعا کی۔ درگاہ پر تینوں لیڈران کو بقعہ عالیہ کے خدامان زیارت نے دستار بندی کی اور انہوں نے بھی اس موقعے پر خصوصی دعاؤں کا اہتمام کیا۔ اس موقعے پر مقامی لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے لیڈران کیساتھ تبادلہ خیالات کیا اور انہیں مقامی آبادی کو درپیش مسائل و مشکلات سے آگاہ کیا۔ لیڈران نے موقعے پر ہی متعلقہ حکام کیساتھ رابطہ کر کے مسائل کا فوری سدباب کرنے کی ہدایت کی۔

106
کو بڑا فروغ دیا۔ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی وادی کشمیر کے سیاحتی مقامات پر سیاحوں کی سیاحوں کا بھاری رش دیکھنے کو مل رہا ہے اور وہ قدرتی نظاروں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ محکمہ سیاحت کے مطابق یکم جنوری سے 30 ستمبر تک 35254 بین الاقوامی سیاحوں سمیت 2.6 ملین سیاحوں نے وادی کا دورہ کیا۔ ماہانہ سیاحوں کی آمد کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ جنوری میں 199,398 زائرین ریکارڈ کیے گئے جن میں 2,167 بین الاقوامی سیاح بھی شامل تھے۔ فروری میں 176,134 سیاح آئے جن میں 6,559 غیر ملکی تھے۔ مارچ میں 226,726 سیاح تھے جبکہ اپریل میں 286,398 سیاحوں کا اضافہ ہوا، جن میں 7,348 بیرون ملک سے آئے تھے۔ مئی میں 297,173 سیاح ریکارڈ کیے گئے جن میں 2,802 غیر ملکی سیاح تھے۔ اعداد و شمار کے مطابق جون میں نمایاں اضافہ ہوا جس میں 378,022 سیاح آئے، جن میں 3,119 بیرون ملک سے آئے تھے۔ جولائی میں 526,465 سیاح کے ساتھ ریکارڈ تعداد میں آمد ہوئی، جن میں 2,740 غیر ملکی بھی شامل تھے۔ ماہ اگست میں 339,539 سیاح آئے اور ستمبر میں 196,654 سیاح آئے جن میں سے 3,446 بیرون ملک سے تھے۔ محکمہ سیاحت کے مطابق امسال مزید سیاحوں کی آمد متوقع ہے کیونکہ سرمائی سیاحتی سیزن کی ابھی شروعات ہو چکی ہے اور برفباری کے ساتھ ہی وادی کے سیاحتی مقامات خاص طور پر گلمرگ، سونہ مرگ اور پہلگام میں سیاحوں کی کافی آمد درج ہوتی ہے اور یہ خوبصورت سیاحتی مراکز سیاحوں کو اپنی طرف کھینچنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے ہیں۔ اسی دوران ناظم سیاحت کشمیر راجہ یعقوب نے اس بات پر زور دیا کہ سال بھر سیاحت مضبوط رہی۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی سیاحوں کی تعداد توقعات پر پورا اتری رہی اور اندرون ملک آنے والوں کی تعداد بھی مضبوط رہی۔ مقامی کاروباری مالکان نے بھی اسی طرح کے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ سیاحت میں اضافے نے ہاؤس بوٹ کی صنعت کو بھی زندہ کر دیا ہے۔ ایک ہاؤس بوٹ کے مالک، حبیب اللہ انگلو نے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا ”ہم نے اس سال بکنگ میں بڑا اضافہ دیکھا ہے۔ سیاح نہ صرف جھیل کی خوبصورتی کے لیے آ رہے ہیں بلکہ ہمارے پیش کردہ منفرد قیام کا تجربہ کرنے کے لیے بھی آ رہے ہیں“۔

107
امکان قرار دیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق شدید سردی کی لہر نے وادی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور اس دوران صبح و شام یخ بستہ ہواؤں کی وجہ سے عام زندگی معطل ہو کر رہ گئی ہے۔ اگرچہ رات بھر آسمان کھلا رہتا ہے تاہم اس دوران کھلے آسمان کی وجہ سے سردی میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے جبکہ رات کے وقت ہڈیوں کو گلا دینے والی اس سردی کی وجہ سے بیشتر لوگ گھروں سے باہر نہیں آتے۔ دن بھر اگرچہ کبھی کبھی فضاء میں سورج بھی جلوہ افروز ہوتا ہے تاہم اس دوران بھی سرد ہواؤں کی لہر سورج کی تمازت کو کھا جاتی ہے۔ شہر سرینگر سمیت وادی کے جنوب و شمال میں سردیوں کی وجہ سے صبح دیر سے دن شروع ہوتا ہے اور شام کو جلد ہی رات ہونے کی وجہ سے اوقات کار میں بھی کمی آئی ہے۔ موسم سرما کی آمد کے ساتھ ہی وادی میں عام زندگی اگرچہ متاثر ہوتی ہے تاہم سخت ترین سردیوں اور یخ بستہ ہواؤں کی وجہ سے اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ ادھر محکمہ موسمیات کے مطابق جموں و کشمیر میں اگلے 24 کیلئے بنیادی طور پر خشک موسم کی پیش گوئی کی ہے اور کہا ہے کہ اس ماہ کے آخر تک کسی بڑی تبدیلی کی توقع نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیچ بیچ میں ہلکی برفباری پہاڑی علاقوں میں ہو سکتی ہے تاہم مجموعی طور پر کسی بڑی موسمی تبدیلی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ شبانہ درجہ حرارت منفی میں درج ہو گیا ہے اور سرینگر میں منفی 1.2 ڈگری کے ساتھ رواں موسم کی سرد ترین رات گزر گئی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق سرینگر میں رات کا درجہ حرارت منفی 1.2 ڈگری، قاضی گنڈ میں منفی 1.4 ڈگری سینٹی گریڈ، پلوامہ میں منفی 3.2، شوپیاں میں منفی 3.6 ڈگری سینٹی گریڈ درج کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق سیاحتی مقام پہلگام میں شبانہ درجہ حرارت منفی 2.3 ڈگری سینٹی گریڈ درج ہوا۔ جموں میں کم سے کم درجہ حرارت 11.3 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جو گزشتہ رات 12 ڈگری سینٹی گریڈ تھا۔ کرگل میں منفی 4.9 ڈگری سینٹی گریڈ، لیہہ میں منفی 6 ڈگری سینٹی گریڈ اور سائبیریا کے بعد دنیا کا دوسرا سرد ترین مقام دراس میں پارہ منفی 7 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔

108
کمشنر کشمیر وی کے بدھوری نے سڑک حادثات سے نمٹنے کیلئے مزید جامع نقطہ نظر کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا ”ہمیں امن و امان سے بالاتر ہو کر سوچنے کی ضرورت ہے، یہ ایک جذباتی اور حساس مسئلہ ہے۔ ہمیں ایسے سانحات کو روکنے کیلئے اخلاقی تعلیم دینا چاہئے“۔ صوبائی کمشنر نے مسافروں کو یقین دلایا کہ انہیں غیر ضروری ہراسانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا ”درست دستاویزات اور لائسنس رکھنے والوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ قانون سب پر یکساں لاگو ہوتا ہے“۔ ڈویژنل کمشنر کشمیر نے مزید کہا کہ سڑک حادثات پر قابو پانے اور سیکورٹی کو بڑھانے کیلئے کشمیر ہائی وے پر مزید سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ ٹینگ پورہ بائی پاس حادثے نے انتظامیہ کو سڑک کی حفاظت کیلئے زیادہ فعال انداز اپنانے پر آمادہ کیا۔ انہوں نے کہا ”یہ کیمرے نہ صرف سڑک کی حفاظت کیلئے بلکہ سیکورٹی کے نقطہ نظر سے بھی اہم ہیں۔“ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ اس بات کو یقینی بنائے گی کہ غیر فعال کیمروں کی مرمت اور نگرانی باقاعدگی سے کی جائے۔

109
تھا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ عمرہ اسلام میں ایک مقدس حج ہے جو سال کے کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔

110
حرارت میں اضافے کی وجہ سے دھند چھٹ جانے کے بعد معمول کی پروازیں جلد ہی بحال ہو گئیں۔ وادی میں سخت سردی کی وجہ سے صبح کے اوقات میں گہری دھند ہوتی ہے۔ سرینگر میں درجہ حرارت ایک رات پہلے منفی 1.2 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ حکام نے کہا کہ یہ اس موسم سرما میں شہر کی سرد ترین رات تھی۔ شہر سرینگر سمیت وادی کے جنوب و شمال میں سردیوں کی وجہ سے صبح دیر سے دن شروع ہوتا ہے اور شام کو جلد ہی رات ہونے کی وجہ سے اوقات کار میں بھی کمی آئی ہے۔ موسم سرما کی آمد کے ساتھ ہی وادی میں عام زندگی اگرچہ متاثر ہوتی ہے تاہم سخت ترین سردیوں اور یخ بستہ ہواؤں کی وجہ سے اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

111
حکام کو امتحانات کے فوراً بعد نصابی کتب کی دستیابی کی ہدایت کر دی ہے“۔ انہوں نے کہا کہ امتحان مکمل ہونے کے بعد ہم طلباء میں مفت درسی کتابیں تقسیم کرنے کا عمل شروع کر دیں گے۔ وزیر نے مزید کہا کہ میں نے متعلقہ محکمے اور حکام کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ طلباء کو نصابی کتب کی فراہمی میں کوئی تاخیر نہ کی جائے تاکہ ان کی تعلیم کو نقصان نہ پہنچے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ گزشتہ برسوں میں سرکاری اسکولوں میں طلباء کی تعلیمی سرگرمیاں بری طرح متاثر ہوئی ہیں کیونکہ ان اداروں میں داخلہ لینے والے طلباء کو عام طور پر نئے تعلیمی سیشن کے آغاز کے بعد بھی مفت نصابی کتب بہت تاخیر سے ملتی ہیں۔ سال 2023 میں اسکولوں میں نیا تعلیمی سیشن شروع ہونے کے بعد سے تقریباً دو ماہ گزر جانے کے باوجود محکمہ مفت نصابی کتب فراہم نہیں کر سکا۔ اسکولوں میں نصابی کتب کی تقسیم میں تاخیر نے پہلے طلباء کو رسپنگ اینڈ پر چھوڑ دیا تھا کیونکہ محکمہ اسکولوں میں نصابی کتب کی بروقت تقسیم کرنے میں ناکام رہا ہے۔

112
کے راستے پر نہیں چلا اور ہر ملک کی ترقی کو اہمیت دیتا ہے۔ انہوں نے عالمی چیلنجز پر اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔ وائس آف انڈیا کے مطابق گویانا، وزیر اعظم نریندر مودی نے گویانا کی پارلیمنٹ کے ایک خصوصی اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کی امن اور تعاون پر مبنی خارجہ پالیسی کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے کبھی توسیع پسندانہ ذہنیت کے ساتھ اپنی پالیسی نہیں بنائی اور ہمیشہ دوسروں کے وسائل پر قبضہ کرنے سے گریز کیا۔ وزیر اعظم مودی نے کہا ”یہ وقت عالمی تنازعات کو ہوا دینے والی صورتحال کی شناخت اور انہیں ختم کرنے کا ہے۔ دہشت گردی، منشیات، اور سائبر جرائم جیسی چیلنجز سے لڑ کر ہی ہم آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ مستقبل بنا سکتے ہیں۔“ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان ہر ملک کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے اور تمام ممالک کی شمولیت کے بغیر عالمی اہداف کا حصول ممکن نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہندوستان نے ہمیشہ ثقافت اور اصولوں کی بنیاد پر بات کی ہے۔ مودی نے کہا کہ ہندوستان ’گلوبل ساؤتھ‘ کی آواز بن چکا ہے، جو ماحولیاتی تبدیلی کے مسائل سے سب سے زیادہ متاثر ہے۔ انہوں نے کہا ”یہ ضروری ہے کہ دنیا اس عدم توازن کو ختم کرے اور ترقی کو سب کے لیے قابل رسائی بنائے۔“ وزیر اعظم نے گویانا کے کرکٹ کھلاڑیوں سے بھی ملاقات کی اور کہا کہ کرکٹ نے ہندوستان اور گویانا کے درمیان ثقافتی تعلقات کو مضبوط کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 21 ویں صدی کی دنیا کو درپیش چیلنجز کا حل اتحاد، تعاون، اور انسانیت پر مبنی فیصلوں سے ممکن ہے۔ انہوں نے گویانا کی پارلیمنٹ میں 140 کروڑ ہندوستانیوں کی طرف سے خیر سگالی کا پیغام دیا اور کہا کہ ’جمہوریت سب سے پہلے‘ کی سوچ سے سب کے ساتھ ترقی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

113
اختیار کر رہی ہے۔ رات میں منفی درجہ حرارت اور دن میں یخ بستہ ہواؤں کے بیچ سردیوں سے بچنے کیلئے موثر مانے جانے والی کانگڑیوں کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ کر دیا گیا ہے۔ وی او آئی نمائندے نے اس سلسلے میں شہر سرینگر کے متعدد علاقوں میں کانگڑیاں فروخت کرنے والے دکانداروں سے اس بارے میں بات کی جنہوں نے کہا کہ رواں سیزن کانگڑیوں کی مانگ میں اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے کیونکہ وادی میں سردی کافی بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاہم رواں برس کانگڑیوں کی قیمتوں میں قریب 40 فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ جو کانگڑی گزشتہ برس 200 روپے میں فروخت کی جاتی تھی، آج اس کی قیمت قریب 300 روپے ہے اور یہ سب سے سستی کانگڑی کی قیمت ہے جبکہ اس کے علاوہ ایک کانگڑی 350 روپے سے لیکر 600 روپے فروخت ہو رہی ہے ان کانگڑیوں میں شوپیاں کی کانگڑیاں، اننت ناگ، کولگام کی کانگڑی اور بانڈی پورہ کی کانگڑیاں بھی شامل ہیں جہاں کی کانگڑی دیگر کانگڑیوں کے بنسبت بہتر ہوتی ہے اور یہ مضبوط اور پائیدار ثابت ہوتی ہے اسی لئے ان کانگڑیوں کی قیمتوں میں زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔ کانگڑی فروشوں نے کہا ہے کہ اگرچہ موجودہ الکٹرانک دور میں گرمی کے دیگر ذرائع بھی ہیں جن میں روم ہیٹر، بولاور، واٹر بوتل، گیس ہیٹر، اے سی اور دیگر چیزیں بھی ہیں تاہم کانگڑی جو کہ یہاں پر صدیوں سے استعمال کی جا رہی ہے کو ہی لوگ زیادہ پسند کرتے ہیں گھروں میں دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ کانگڑی بھی اپنی اہمیت قائم کئے ہوئے ہیں اور اکثر لوگ کانگڑی کے ہی استعمال کو ترجیح دیتے ہیں اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ کانگڑی کو ہم کسی بھی جگہ اپنے ساتھ لے سکتے ہیں اور اس کا استعمال انفرادی طور پر ہوتا ہے جبکہ روم ہیٹر اور دیگر ذرائع صرف کمروں تک ہی محدود رہتے ہیں۔ کانگڑیاں دوران سفر بھی ساتھ رکھ سکتے ہیں اور اکثر عمر رسیدہ افراد اور خواتین گاڑیوں میں بھی کانگڑی ساتھ رکھتے ہیں۔ دریں اثناء سردی کی شدت میں اضافہ کے ساتھ ساتھ جہاں کانگڑیاں مہنگی ہو رہی ہیں وہیں پر کوئلہ کی قیمتوں میں بھی اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں عام آدمی سخت پریشان ہو گیا ہے۔

114
کی آمد کی تیاری کر رہے ہیں جبکہ حکومت جموں و کشمیر اس سمت میں فعال اقدامات کرے گی۔“ یہ سمٹ ایک اہم پلیٹ فارم ثابت ہوا، جس میں پالیسی سازوں، صنعت کے رہنماؤں اور متعلقین نے جموں و کشمیر میں پائیدار اور ذمہ دار سیاحت کو فروغ دینے کے لیے تبادلہ خیال کیا۔ سمٹ میں ناصر اسلم وانی نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی، جب کہ وزیر خوراک، سول سپلائی کے وزیر ستیش کمار اور فاروق احمد شاہ، ممبر اسمبلی گلمرگ، موجود تھے۔ اس کے علاوہ کنزرویٹر آف فارسٹ، ایکوٹورازم عرفان علی شاہ نے ایکوٹورازم کے اقدامات پر روشنی ڈالی۔ تیش شرما نے جنوری میں آنے والے ٹرین کے افتتاح کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام کشمیر میں سیاحت کو نمایاں طور پر فروغ دے گا۔ انہوں نے سیاحت کے شعبے میں ملوث کمپنیوں کو بڑھانے کیلئے رعایت اور ٹیکس فوائد فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور ہوٹلوں سے وابستہ صنعتوں کے لیے کاروبار کرنے میں آسانی کو بہتر بنانے کیلئے موجودہ پالیسیوں کا جائزہ لینے کا مطالبہ کیا۔ فاروق احمد شاہ نے سیاحت کی ترقی کے ساتھ ساتھ ثقافتی تحفظ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا، پائیدار سیاحت صرف ایک انتخاب نہیں بلکہ ہماری طرح کے علاقوں کے لیے ایک ضرورت ہے۔“ عرفان علی شاہ نے جموں و کشمیر کے طبی پودوں کی غیر استعمال شدہ صلاحیت پر روشنی ڈالی اور آیوش سیاحت کے فروغ کے لیے عالمی مثالوں جیسے کہ سری لنکا کی چائے کی سیاحت سے متاثر ہو کر انفراسٹرکچر کی ترقی کا مشورہ دیا تاکہ صحت مند سیاحوں کو متوجہ کیا جا سکے۔ سی آئی آئی جے اینڈ کے چیئرمین، سید جنید الطاف نے جموں و کشمیر کے سیاحت کے شعبے میں درپیش چیلنجز اور مواقع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا ”سیاحت مقامی اقتصادی ترقی، روزگار، اور سرمایہ کاری کو بڑھاتی ہے، لیکن اس ترقی کو ماحولیاتی اور ثقافتی تحفظ کے ساتھ متوازن کرنا ضروری ہے۔“

115
ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا ”شدید تشدد کے الزامات کشتواڑ سے سامنے آئے ہیں، جو ہمیں اس سال کے شروع میں بطلیاز سور گوٹ میں پیش آنے والے پریشان کن واقعات کی طرف لے گئے“۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ صبا واحد، عبدالکبیر، مشتاق احمد اور معراج الدین سبھی کواتھ گاؤں سے ہیں، کو پوچھ گچھ کیلئے آرمی کیمپ میں بلایا گیا جہاں انہیں مبینہ طور پر انتہائی جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ پی ڈی پی سربراہ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ متاثرین شدید زخمی اور چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ انہیں اسپتال لے جانا پڑا۔ سابق وزیر اعلیٰ نے مزید کہا ”مرکزی زیر انتظام حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ ملوث افراد کے خلاف فوری کارروائی کرے تاکہ احتساب کو یقینی بنایا جا سکے اور انسانی حقوق کی ایسی گھناؤنی خلاف ورزیوں کو دوبارہ ہونے سے روکا جا سکے“۔ جمعرات کو فوج کی وائٹ نائٹ کور نے ایکس پر ایک بیان میں لکھا ”کشتواڑ سیکٹر میں دہشت گردوں کے ایک گروپ کی نقل و حرکت کے بارے میں مخصوص انٹیلی جنس کی بنیاد پر، 20 نومبر کو اشتراک انٹلز نے ایک آپریشن شروع کیا تھا“۔ اس میں کہا گیا ہے کہ آپریشن کے دوران شہریوں کے ساتھ مبینہ ناروا سلوک کی کچھ اطلاعات ہیں۔ انہوں نے لکھا ”حقائق کا پتہ لگانے کے لیے تحقیقات کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ ضروری فالو اپ کارروائی کو یقینی بنایا جائے گا۔“

از دفتر نائب تحصیلدار صورہ سرینگر
عنوان: درخواست منجانب مظفر حسین ولد حاجی غلام محمد وانی صابن ساز ساکنہ دیوی پورہ سرینگر بغرض حصول لیگل ہیر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کا والد متوفی حاجی غلام محمد وانی صابن ساز مورخہ 23/06/2013 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیر سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی کنبہ بذیل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	کیفیت
مظفر حسین	۶۸	پسر	تجارت	شادی شدہ
غضنفر محمد علی	۴۳	--	...	....
محمد لطیف	۶۹	---	.....	.....
محمد ابراہیم	۶۰	---	.....	....
محمد یحییٰ	۶۶	---	....	....
آصف رخسانہ	۴۶	دختر	پنشن یافتہ	.....

اس کے علاوہ اور کوئی افراد کنبہ نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار صورہ

از دفتر نائب تحصیلدار صورہ
عنوان: درخواست منجانب حیا عامر بلتی دختر عامر یاسین بلتی ساکنہ بچھ پورہ سرینگر نسبت اجرائی ST سرٹیفکیٹ بذمرہ ”بلتی“

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائلہ ہے کہ وہ طبقہ بلتی سے تعلق رکھتی ہے اور اس نسبت سائلہ خواہاں ہے کہ اسکے حق میں ST سرٹیفکیٹ بذمرہ بلتی اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ سائلہ کا کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
عامر یاسین	54	والد	سرکاری ملازم	LPC
ریحانہ عامر بلتی	50	والدہ	گھریلو کام	
حیا عامر بلتی	19	سائلہ	زیر تعلیم	
اظہر عامر بلتی	15	برادر	....	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار صورہ

ناردرن ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر، ناردرن ریلوے، فیروز پور بھارت کے اشتراکی کی جانب سے ٹینڈر نمبر 433۔ سگنل۔ ٹی۔25-24-31۔ ای۔ ٹینڈرنگ کے ذریعہ سے مورخہ 16-12-2024 کو 15.00 بجے تک https://www.ireps.gov.in ویب سائٹ پر ٹینڈرز طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنے ٹینڈرز اصلی ترمیم شدہ مقررہ کئے گئے وقت اور تاریخ تک ضرور جمع کروائیں۔ ای ٹینڈر کے تحت مینول ٹینڈر ممنوع ہے اور اگر کوئی مینول ٹینڈر موصول ہوگا تو وہ جائز نہیں ہوگا۔
ٹھیکیداروں کے ذریعہ ٹینڈر دستاویز کی قیمت اور بیعانہ کی رقم جو کہ اس ٹینڈر کے لئے جائز ہے وہ صرف آئی آر ای پی ایس پورٹل جیسے کہ نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ ہی منظور کی جائے گی۔ اسکے علاوہ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکر چیک، ڈپازٹ رسید، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعہ جمع کروائی گئی رقم جائز نہیں ہوگی۔
ایس آئی ٹی

کام کا نام	(1) فیروز پور ڈویژن کے پی کے ب ے اے ٹی اور ایس ایس ایل سے بی جی سیکشن پر بلاک ورکنگ کیلئے دوہری نگہداشت کا انتظام۔ (2) ڈی ایس ٹی ای / امرتسر کے سیکشنوں کیلئے ایک سال کے لئے مختلف سگنل رکھ رکھاؤ کانٹریکٹ (ایس ایس ایم سی) (3) فیروز پور ڈویژن میں سینئر ڈی ایس ٹی ای / فیروز پور کے دائرہ اختیار علاقہ میں قائم سٹیٹ کون میک ای آئی گریڈ الیکٹرک سپلائی سسٹم (آئی پی ایس) سسٹم کا تین سالوں کیلئے جامع سالانہ دیکھ بھال و ٹھیکہ۔ (4) فیروز پور ڈویژن میں صحرا زی۔ ٹی۔ ٹرانکس میک ڈیجیٹل ایکسل کاؤنٹر کا تین سالوں کیلئے جامع سالانہ دیکھ بھال ٹھیکہ		
ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت	16-12-2024	ٹینڈر کی اپ لوڈ کرنے کی تاریخ اور وقت	21-11-2024 18.29
تخمینہ قیمت	(i) 16665073.74 (ii) 11988558.32 (iii) 6796178.64 (iv) 7969610.88	بڈنگ شروعات کی تاریخ (آئی آر ای پی ایس)	02-12-2024
بیعانہ کی رقم (روپے)	(i) 233300.00 (ii) 210000.00 (iii) 135900.00 (iv) 159400.00	مدت تکمیل کام	09(i) مہینے 12(ii) مہینے 36(iii) مہینے 36(iv) مہینے

ٹینڈر نوٹس نمبر۔433۔ سگنل۔ ٹی۔ 31-24-25 مورخہ 22-11-2024 بند ہونے کی تاریخ و وقت 16-12-2024 15.0 بجے۔ 3591/2024

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

Government of Union Territory Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER
Mechanical and Hospitals Division Handwara

Tender Notice Inviting e-Tender (Short Term)
e-NIT No: 34 of 2024-25
Date: 19-11-2024

For and on behalf of the Lt. Governor, J&K UT e-tenders are invited from OEM / authorized dealers of OEMs or registered/reputed/experienced firms with J&K State Govt., CPWD, Railways and other State/Central Governments for the below mentioned work:

S.No	Name of work	Estd. Cost	Cost	E/M	Time	AA	T.S
1	Comprehensive Maintenance Contract with Operation of Oxygen Generation Plants installed at DH Ganderbal.	33.30	2000	67000	365 days	28/DHSK of 2024 Dt:- 19.10.2024	MHED/K/TS/92 Dt:- 06/11/2024

Note:-
Position of funds: - Available with intending Department.
1. Downloading of Bids:- The NIT Consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Bill of quantities (B.O.Q), Set of terms and conditions of contract and other details can be seen from the departmental website www.jktenders.gov.in from 19/11/2024 (18.00 hrs)and can be downloaded from 26/11/2024 (18.00 hrs).
2. Uploading: The bidders shall deposit their bids in electronic format on the above web site 20/11/ 2024 (10:00 hrs) to 27/11/2024 (14:00hrs) in two (02) covers.
3. Opening of Bids :- The bids received upto due date and time shall be opened on 27/11/2024 at 14.00hrs

Sd/- Executive Engineer,
M&HD, Handwara

DIPK-8424/24
Dtd. 21-11-2024

FROM THE OFFICE OF ADVOCATETUFAIL QADRI
BEFORE THE HON`BLE COURT OF PRINCIPAL DISTRICT & SESSIONS JUDGE AT SRINAGAR

In the case of
1. J&K STATE HANDLOOM DEVELOPMENT CORPORATION SANAT GHAR BEMINA SGR.
2. MASOOD AHMED BHAT
3. FARID UD DIN BHAT
BOTH S/O,S GH.MOHD BHAT
R/O LAL NAGAR CHANAPORA
[CAVEATOR]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any appeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the Non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court..

Government of Jammu & Kashmir

Office Of The Executive Engineer (R&B) Electric Division Kashmir, Engineering Complex Srinagar Rajbagh.

NOTICE INVITING TENDER
E-NIT No. F1/89/R&B/Electric Division Kashmir of 2024-25 issued under Endorsement No: ERB/4631-39
DATED:14-11-2024.

For and on behalf of the Government of J&K(U/T) e-tenders (in Double cover system) are invited on percentage basis from approved and eligible Contractors registered with J&K UT Govt. CPWD, Railways and other State/UT/Central Government Departments for the following works:-

S I. No.	Name of Work	Estd. Cost	Cost	E/M	Time	Class	MH	Remarks
01	Supply installation testing and commissioning of High Mast street lights on Public Road near Jamia Masjid and District Hospital Shopian.	Rs. 2.16/= Lacs	Rs. 200/=	4323/=	05 Days	"AAY" Class Electrical	MPLADS	AAA by District Development Commissioner Shopian order no. 32-DDCS of 2024 Dated: 23-02-2024.

1	Date of Issue of Tender Notice	14-11-2024
2	Period of downloading of bidding documents	16-11-2024 from 06.00PM
3	Bid submission Start Date	16-11-2024 from 06:00 PM
4	Bid submission End Date	06-12-2024 upto04.00 PM
5	Date & time of opening of Technical Bids (Online)	07-12-2024 at 02.00 PM in the office of Executive Engineer R&B Electric Division Kashmir, Engineering Complex Srinagar Rajbagh.
6	Date & time of opening of Financial Bids(Online)	To be notified after technical bid evaluation is completed.

The bidding documents consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, drawings, bill of quantities(BOQ), set of terms and conditions of contract and other details can be seen /downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.in as per schedule of dates given below:-
23 The contractor is responsible for handing over the site to the intending Department .The theft /damaged is responsibility of contractor. However complete watch and ward of material is sole responsibility of contractor till handing over the building to the concerned Department.

Sd/= ExecutiveEngineer,
(R&B) Electric Division Kashmir

DIPK-8342/24
Dtd. 21-11-2024

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر

عبدالرشید طلحہ نعمانی

پندرہ اگست 1947ء کو ہمارا ملک انگریزوں کے پنجۂ استبداد اور ترغۂ تشدد سے آزاد ہوا اور آزادی کے تقریباً ڈھائی سال بعد آئین کا نفاذ عمل میں آیا، اس کے بعد سے ہندوستان ایک مکمل خودمختار جمہوری ملک بن گیا جس کا سنہرا خواب ہمارے قائدین نے دیکھا تھا اور جس کی آبیاری کے لیے جام شہادت بھی نوش کیا تھا۔ اس طے شدہ دستور کے آغاز میں جو جملے مرقوم ہیں وہ پڑھنے کے قابل اور بہت ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ ملاحظہ ہو: ''ہم ہندوستانی عوام تجویز کرتے ہیں کہ انڈیا ایک آزاد، سماجوادی، جمہوری ہندوستان کی حیثیت سے وجود میں لایا جائے جس میں تمام شہریوں کے لیے سماجی، معاشی، سیاسی انصاف، آزادیٔ خیال، اظہار رائے، آزادیٔ عقیدہ و مذہب وعبادات، مواقع اور معیار کی برابری، انفرادی تشخص اور احترام کو یقینی بنایا جائے گا اور ملک کی سالمیت و یکجہتی کو قائم ودائم رکھا جائے گا۔''

آئین درحقیقت نظام مملکت کے امن وامان کے ساتھ چلتے رہنے کا بنیادی ڈھانچہ ہوتا ہے۔ آئین ہی میں لکھا ہوتا ہے کہ کس طریقے سے ملک میں حکومت تشکیل دی جائے گی اور اسے کون کون سے ادارے کس طور پر چلائیں گے نیز اداروں میں کس طرح کے افراد کا تعین ہوگا وغیرہ۔ چوں کہ ہم ایک جمہوری ملک کے باشندے ہیں؛ اس لیے ہمارا دستور بھی سیکولر اور جمہوری ہے جو ہمیں زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق بہت سے حقوق فراہم کرتا ہے۔ شاید اسی لیے کہا جاتا ہے کہ کسی بھی حکومت کو جمہوری حکومت اسی وقت کہا جا سکتا ہے جب وہ انصاف، آزادی، مساوات، اور اخوت کے تقاضوں کو پورا کر سکے۔

جمہوریت کیا ہے؟

جمہوریت کیا ہے؟ بنیادی اعتبار سے عوام پر عوامی نمائندوں کے ذریعہ جو حکومت کی جاتی ہے اس کو جمہوریت یعنی سیکولرزم کہا جاتا ہے، جمہوری نظام میں حکمراں افراد، عوام کے انتخاب سے مقرر ہوتے ہیں، اور عوام کے سامنے اپنی کارکردگی کے بارے میں جواب دہ ہوتے ہیں۔ کسی بھی جمہوری نظام کی کامیابی اور خوبصورتی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ اس کے سایے میں سانس لینے والے شہریوں کے ساتھ عدل و انصاف اور برابری و مساوات کا معاملہ کیا جائے۔ امن و سکون کا ماحول ہو، اصول و قوانین کی بنیاد پر حکمرانی ہو اور تمام ادیان و مذاہب کے ماننے والوں کو اپنے دینی شعائر اور اصول و عقائد کی روشنی میں زندگی گزارنے کی آزادی ہو۔ مذہبی آزادی میں حکومتیں دخل انداز نہ ہوں اور سب کو ساتھ لے کر چلنے کا جذبہ ہر حکومت کے مطمح نظر ہو۔

وطن عزیز ہندوستان جو دنیا کا سب سے عظیم جمہوری ملک ہے اس کا دستور اپنے ہر شہری کو مذہبی آزادی اور تمام طبقات کو یکساں حقوق ومواقع کی ضمانت فراہم کرتا ہے، دستور ہند میں مذہبی اقلیات کے لئے خاص رعایتیں بھی دی گئی ہیں جن کی حفاظت اور یقین دہانی حکومتِ وقت کی ذمہ داری اور فرض منصبی ہے۔

ہمارا یہ ملک صدیوں سے آپسی بھائی چارہ اور مل جل کر جینے کا مظہر رہا ہے، ہر مذہب کے ماننے والے جس امن وسکون کے ساتھ یہاں زندگی گزارتے ہیں اس کی مثال دنیا میں کہیں پیش نہیں کی جاسکتی؛ مگر افسوس کی یہاں وقتاً فوقتاً امن وشانتی کو برباد کرنے اور فرقہ واریت کو بڑھاوا دینے کی سازشیں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ ان دنوں ہمارا ملک اسی صورت حال سے دوچار ہے، یہاں کے جمہوری نظام پر خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں، خود برسر اقتدار پارٹی بی جے پی کی قریبی حلیف ''شیوسینا'' نے اپنے ترجمان مرہٹی اخبار سامنا کے ایک اداریہ میں اس قسم کے شکوک وشبہات کا برملا اظہار کیا ہے۔ یہ شکوک کسی اپوزیشن پارٹی یا اس کے کسی ترجمان اخبار نے ظاہر نہیں کئے؛ بلکہ حکومت کی ایک دیرینہ حلیف شیوسینا نے ظاہر کئے ہیں۔ بی جے پی کے سینئر لیڈر اور سابقہ وزیر فینانس یشونت سنہا نے تو مرکزی وزراء کو یہاں تک مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنے اندر کے خوف کو ختم کرتے ہوئے حق گوئی سے کام کریں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرکزی وزراء پر وزیر اعظم کا خوف چھایا ہوا ہے۔ یہ صورتحال ملک کی جمہوریت اور اس کی مرکزی کابینہ کے لئے باعث تشویش ہے۔

حکومتوں کا دوہرا معیار:

یہ حقیقت ہے کہ جمہوریت نظام حکومت میں عوام کی شرکت کا نام ہے؛ لیکن افسوس کہ یہاں جمہوریت دس فیصد لوگوں کے لیے ان کی عیاشی اور کاروبار کا ذریعہ ہے، ملک کے تمام وسائل و ذرائع اور مال و دولت پر گنے چنے مخصوص لوگ قابض ہیں۔ یہاں ملک کی غریب عوام کے لیے نہ روزگار کے مواقع ہیں نہ کوئی ذریعہ معاش، نہ عدل وانصاف پر مبنی حکمرانی ہے، نہ جان ومال کا تحفظ۔ اس آزادی کا کچھ بدنیت لوگوں نے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کیا اور اقلیتوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جانے لگا؛ اس طرح ہندوستان کی 70 سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ آزادی کے بعد سے اس ملک کے مسلمانوں کے جان ومال کی کما حقہ نہ حفاظت کی گئی اور نہ ہی ان کو دوسرے شہریوں کی طرح حقوق حاصل رہے۔ خواہ دستور ہند میں کتنی ہی آزادی ہو؛ لیکن سچ یہ ہے کہ مسلمان آج بھی یہاں دوسرے درجے کے شہری کی زندگی گزار رہا ہے۔ آزادی سے لے کر آج تک کانگریس کا دور حکومت پھر بھاجپا کا عہد اقتدار ہزاروں مسلم کش فسادات سے بھرا پڑا ہے۔ ان میں مرنے والوں کی تعداد دوسری جنگ عظیم میں مرنے والوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے، زخمی ہونے والوں اور بے گناہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے سڑنے والوں کی تعداد بھی کم وبیش اتنی ہی ہے۔ فسادات میں مسلمانوں کی اربوں کھربوں کی جائیدادوں کو لوٹا اور جلایا گیا۔ شاید ہی ملک کا کوئی شہر ایسا ہو جو فسادات سے بچا ہو۔ ملک میں آزادی سے قبل مسلمانوں کی کتنی گھریلو صنعتیں تھیں جنہیں چن چن کر ختم کیا گیا۔ جان ومال کی تباہی کے بعد اب روٹی روزی سے بھی محروم کر دیا گیا۔ اسی کے ساتھ پورے ملک سے اردو زبان کو ختم کرنے کی منظم سازش کی گئی، ملک کے پچھڑے طبقوں کو ریزرویشن دیا گیا لیکن اسی آئین کے تحت مسلمانوں اور عیسائیوں کو محروم رکھا گیا؟ آج مسلمانوں کے لئے پندرہ نکاتی پروگرام، رنگا ناتھ مشرا کمیشن اور سچر کمیٹی کے حوالے دئے جاتے ہیں لیکن نہ تو مسلمانوں کو حقوق ملے اور نہ اس پر ایماندارانہ عمل درآمد کیا گیا۔

ہم جمہوریت کا تحفظ کیسے کریں؟

اس وقت مسلمانوں کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ وہ کسی خاص نصب العین اور ٹارگیٹ کو سامنے رکھ کر کوشش نہیں کر پا رہے ہیں، الیکشن کا موقع آتا ہے تو اس سے قبل اور بعد خوب بیان بازیاں ہوتی ہیں؛ لیکن سنجیدگی کے ساتھ اس پر غور نہیں کیا جاتا کہ اس جمہوری ملک میں ہماری کامیابی کا راستہ کیا ہے؟ ہم سیکولرزم اور جمہوریت کی بقا کے لیے کیا کچھ کر سکتے ہیں؟ اس سلسلہ میں چند معروضات پیش خدمت ہیں!

:1 ہم جہاں ایک پکے مسلمان ہیں وہیں سچے محب وطن بھی ہیں، آقائے دوعالم ﷺ نے اپنی امت کو وطن سے محبت کی تعلیم دی ہے خود جب آپ اپنا مولد ومسکن مکۃ المکرمۃ چھوڑ کر مدینہ طیبہ ہجرت فرما رہے تھے تو آپ کی آنکھیں بے ساختہ آنسو بہا رہی تھیں اور آپ زبان حال وقال سے یہ فرماتے جا رہے تھے: اے سرزمین مکہ! اے بطحا کی وادی! اے وطن عزیز! تیرا فراق مجھے ہرگز گوارا نہ ہوتا، اگر تیرے باشندے مجھے اس پر مجبور نہ کرتے۔ اس لیے یہ ہمارا قومی فریضہ ہے (خاص کر ان حالات میں جب کہ وطن سے محبت کی بنیاد یہی کچھ رسوم رہ گئے ہیں) کہ ہم جشن آزادی یا جشن جمہوریہ منانے میں دیگر ابنائے وطن سے بالکل پیچھے نہ رہیں اور یاد رکھیں! یہ ہمارا اپنا ملک ہے، ہمارے اسلاف و اکابر نے اس کے لیے بے مثال اور یادگار قربانیاں دے کر اس امانت کو ہمارے سپرد کیا ہے؛ لہذا ہم ان زریں مواقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں؛ بل کہ ان سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر مسلم برادران کو بھی ان تقاریب میں مدعو کریں؛ تاکہ انہیں بھی حقائق کو سمجھنے کا موقع مل سکے۔

:2 ہمیں اس بات کی بھرپور جدوجہد کرنی چاہیے کہ مسلمانوں میں موجود انتشار کی کیفیت ختم ہو، کم از کم کلمہ کی بنیاد پر ہم اپنے آپ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر لیں! اگر ہم متحد ہوں گے تو ہمارا اپنا وجود اپنے آپ میں ایک قوت کی شکل اختیار کرے گا، جس کو ختم کرنا بہر حال ناممکن ہوگا۔ اگر اس کے بالمقابل ہم منتشر رہیں گے تو سرے سے ہمارا وجود بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔ اس وقت مسلمان سیاست کے میدان میں متحد ہو جائیں اور فیصلہ کر لیں کہ انھیں کسی ایک کنڈیڈیٹ کو ووٹ دینا ہے تو یقین مانیے! ہم اتنے مضبوط ہیں کہ جس کو چاہیں، تخت پر بٹھا دیں اور جس کو چاہیں تخت سے اتار دیں۔ ضرورت ہے کہ ہم سنجیدگی سے مسائل کا جائزہ لیں! غور وفکر سے کام لیں اور ان کے حل کے لیے مضبوط حکمت عملی اختیار کریں۔

:3 جمہوریت کے تحفظ کے لئے یہ بات بھی نہایت اہم ہے کہ ہم اپنے اندر سیاسی شعور بیدا کریں، یہ اپنی جگہ درست ہے کہ ہر شخص کی اپنی زندگی اور زندگی سے وابستہ اپنی اپنی ضرورتیں ہیں؛ مگر ان سب کے ساتھ من حیث القوم اگر ہم اپنا تحفظ چاہتے ہیں تو پھر حالات سے باخبر رہنے، مسائل کا تجزیہ کرنے، سیاسی داؤ پیچ کو سمجھنے اور موثر حکمت عملی اختیار کرنے کے لئے ہمیں خواب گراں سے بیدار ہونے اور متحد ہو کر حالات کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی موضوع پر حضرت مولانا علی میاں ندویؒ نے فرمایا تھا کہ 'اگر اس ملک میں مسلمانوں کو پنج وقتہ نمازی تو کیا بلکہ تہجد گذار بنا دیا جائے؛ مگر انکے سیاسی شعور کو بیدار نہ کیا جائے تو پھر مسجدیں ہی نہیں بلکہ انکے نماز پڑھنے پر بھی پابندی عائد کردی جائے گی۔

یہ بھی امر واقعی ہے کہ سیاسی شعور کا فقدان صرف مسلم عوام میں ہی نہیں بلکہ ہمارے منتخب کردہ نمائندوں میں بھی بہ کثرت پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر مسلم قیادت جمہوریت کی نزاکتوں، حالات کی پیچیدگیوں اور سیاسی تقاضوں پر کھری نہیں اتر پاتی اور کچھ ہی عرصے بعد ہمارا سیاسی نمائندہ مختلف ہتھکنڈوں کا شکار ہو کر سیاست سے باہر ہو جاتا ہے۔

:4 کسی بھی ملک اور اجتماعی نظام کو چلانے، نظم ونسق کو برقرار رکھنے اور پر امن بقائے باہمی کو فروغ دینے کے لیے کسی نہ کسی قانون وآئین کی ضرورت ہے اور آئین کسی بھی مملکت کی بنیاد و اساس ہوتا ہے؛ جس کا تحفظ پورے نظام کو انتشار سے بچانے اور حق دار تک اس کا حق پہونچانے میں مدد معاون ہوتا ہے؛ اس لیے ہمیں اپنے دستور و آئین سے آگاہی، اس کی باریکیوں سے واقفیت اور جدید ترمیمات سے باخبر رہنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے؛ کیونکہ ملک کی پر امن بقا کا سارا مدار ملک کے دستور وآئین پر ہے، اگر ہم نے دستور کو بچانے کی فکر نہیں کی تو بالیقین ہمارا ملک بھی تشدد اور فرقہ واریت کی آگ میں جھلس جائے گا اور ہم کف افسوس ملتے رہ جائیں گے۔

:5 جمہوریت کی حفاظت کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں اور سیکولر پارٹی کو ووٹ دے کر ملک میں امن وسلامتی کی فضا بحال کرنے کی کوشش کریں؛ کیوں کہ انتخابات بھی جمہوریت کا اہم ستون ہے اگر ہم نے ووٹ دینے کے مسئلہ میں سستی اور غفلت برتی یا پھر انتشار کا شکار ہو گئے تو ہم اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی رقم کرنے والے ثابت ہوں گے؛ اسی لیے اقبال مرحوم نے کہا تھا ؎

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

بھکاری کیلئے وعید

حافظ محمد ہاشم قادری مصباحی

پیٹ کی بھوک ختم کرنے کی خاطر تو انسان کچھ بھی کر گزرتا ہے۔ اسی پیٹ کے لئے لوگ طرح طرح کے پیشے اپناتے ہیں۔ آجکل بھیک مانگنا بھی نفع بخش تجارت پیشے کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ شہر میں فقراء کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ بس اسٹاپ پر کھڑے ہوں یا ٹریفک سگنل پر، شہر میں ہوں یا دیہات میں، سفر میں ٹرینوں اور بسوں میں ہوں، پیدل ہوں یا سواری پر۔ اللہ کے نام پر کچھ دے دیں، دو دن سے بھوکا ہوں، گھر میں کچھ کھانے کو نہیں، اللہ کے لئے میری مدد کریں۔ اسی قسم کے الفاظ آپ کے کانوں کو ضرور سننے کو ملیں گے۔

یہ الفاظ بھکاریوں کے رٹے رٹائے ہوتے ہیں۔ بھیک مانگنا ایک آسان ترین کمائی کا ذریعہ ہے۔ ملک بھر میں پیشہ ور (Professional) بھکاریوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ فٹ پاتھوں، چوراہوں، گھروں، مساجد کے باہر اور مارکیٹ میں، مزاروں کے پاس طرح طرح حیلوں بہانوں سے بھیک مانگتے نظر آتے ہیں اور ان کے بھیک مانگنے کے طریقوں سے لوگ متاثر ہو کر انہیں بھیک دیتے ہیں۔ کبھی بیماری کا نسخہ (Prescription) ہاتھ میں پکڑے یا بیوہ بن کر تنگی اور پریشانیاں بتا کر تیز جوان عورتیں بھی بھیک مانگتی نظر آرہی ہیں اور اسی کی آڑ میں مکروہ دھندہ بھی کر رہی ہیں۔ بعض بھکاری جو واقعی معذور ہوتے ہیں، پیدائشی معذور ہوں یا کسی حادثے کی وجہ سے معذور ہو گئے ہوں وہ تو صحیح ہے۔ لیکن زیادہ تر بھکاری وہ ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر جھوٹ موٹ معذور بنے ہوتے ہیں۔ ان میں کچھ نابینا ہونے کا ڈھونگ کرتے اور کچھ نقلی طور پر زخم لگائے ہوتے ہیں۔ اور یہ لگتا ہے جیسے واقعی گہرا زخم ہے۔ حالانکہ یہ زخم اصلی نہیں ہوتا۔ بعض بھکاری بازو یا پیر پر پٹی باندھے ہوتے ہیں جس سے دیکھنے والوں کا دل پسیج جاتا ہے اور یہ لوگ اس قدر ڈرامائی انداز سے بھیک مانگتے ہیں کہ پتھر دل انسان بھی موم ہو جاتا ہے اور وہ فوراً بھیک دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ سچائی یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کے لئے بھکاریوں نے بھیک مانگنے کے بہت سے طریقے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہیں آجکل انہوں نے دینی وشرعی حیلے بہانوں سے بھی بھیک مانگنا شروع کر دیا ہے اور اس میں ادھر دو تین برسوں میں ان کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے۔ گھروں اور مسجدوں میں آتے ہیں جن کے ہاتھوں میں کسی مدرسے یا مسجد کی رسید بک ہوتی ہے، اعلان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ فلاں مدرسہ زیر تعمیر ہے، فلاں مسجد زیر تعمیر ہے، مسجد کو اتنے پیسوں کی ضرورت ہے، اتنی سیمنٹ مدرسے کے لئے اور مدرسہ کے بچوں کے لئے کپڑوں اور دوسری چیزوں کی ضرورت ہے۔ آپ حضرات اپنی حیثیت سے دے کر صدقہ جاریہ میں شریک ہو جائیں۔ ان میں سے اکثر حضرات پیسے لے کر بہت ہی کم پیسے مسجد و مدرسہ کو دیتے ہیں باقی اپنے پاس رکھ لیتے ہیں کہ یہ میرا کمیشن ہے جو کہ پہلے سے مدرسہ یا مسجد کی انتظامیہ کے ساتھ طے رہتا ہے۔ ان لوگوں میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو دینی حلیہ میں رہتے ہیں تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو بے وقوف بنا کر زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کریں۔ ان کا ایک پورا نیٹ ورک ہے جو بڑے ہی منظم انداز میں کام کر رہا ہے۔ اسی طرح بہت سی خواتین بھی زیادہ سے زیادہ بھیک اکٹھی کرنے میں شامل ہیں۔ یا پھر برقعہ پوش خواتین گھروں محلوں اور مسجدوں کے دروازہ پر نماز کے بعد یا جمعہ کی نماز کے بعد کھڑی ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگ نماز مسجد کے اندر پڑھتے ہیں اور امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مانگنا شروع کر دیتے ہیں اور مجبوری بتا کر رونے لگتے ہیں۔ گداگری (بھیک مانگنے) کا پیشہ تیوہاروں میں اور خاص کر رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں شباب پر ہوتا ہے۔ پیشہ ور گداگر اپنے آبائی قصبوں ودیہاتوں سے نکل کر شہروں کی طرف نکل جاتا ہے۔ چونکہ شہروں میں خوشحال اور مالدار لوگ رہتے ہیں، رمضان میں زکوۃ وصدقات اور خیرات وغیرہ کثرت سے غرباء و مساکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ اسی لئے یہ پیشہ ور گداگر اور غریب علاقوں کے غریب، نادار، مفلس اور ضرورت مند لوگ بھی رمضان المبارک میں کمائی کے لئے شہری علاقوں میں ڈیرے ڈال لیتے ہیں۔ رمضان میں یہ گداگر روزانہ دو سے ڈھائی ہزار روپے یا اس سے بھی زیادہ کما لیتے ہیں۔

سوال کے حلال ہے کسے نہیں:

آجکل ایک عام بلا یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تندرست ہیں، چاہے تو کما کر کھائیں اور دوسروں کو کھلائیں۔ مگر انہوں نے اپنے وجود کو بیکار قرار دے رکھا ہے۔ کون محنت کرے مصیبت اٹھائے، بغیر محنت جو مل جائے تو تکلیف کیوں برداشت کرے۔ ناجائز طور پر سوال کرتے ہیں۔ زور دکھا کر، دباؤ بنا کر پیچھے پیچھے دور تک لگے رہتے ہیں۔ مجبوراً آدمی کو دینا پڑتا ہے۔ ٹرینوں میں خواجہ سراؤں (مخنثوں) کی غنڈہ گردی، گالیوں کی بھر مار، اوچھی اداؤں، حرکتوں سے شرفا کا اور خاص کر نوجوانوں کا سفر انتہائی دشوار ہو گیا ہے۔ زبردستی اور ناجائز طور پر سوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں کہ محنت مزدوری، چھوٹی موٹی تجارت کو ذلت (شرم) و عار خیال کرتے ہیں اور بھیک مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا لیتے ہیں۔ ان سے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ ہمارا پیشہ ہے۔ واہ صاحب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں۔ حالانکہ ان میں بہت سے ایسے ہیں جو اچھی مالی حیثیت رکھتے ہیں۔ روپے سود پر بھی لگاتے ہیں۔ ایسوں کو اور بڑے کٹے لوگوں کو جو جسمانی معذور نہ ہوں ان کے لئے بھیک مانگنا حرام ہے اور جس کو ان کی حالت معلوم ہو اسے ان کو بھیک دینا جائز نہیں۔ (بہار شریعت حصہ 5، باب زکوۃ وصدقہ فطر کا بیان، صفحہ 941) حالانکہ سماجی طور بھی بھیک مانگنے کو خراب اور گھناؤنا مانا جاتا ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ بھیک مانگنا شریعت کی نظر میں بھی معیوب چیز اور بدترین جرم ہے۔

بھکاری کے لئے وعید:

جو لوگ گداگری کو پیشے کے طور پر اپنائے ہوئے ہیں ان کو یہ

بات اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ سوال کرنے والے کے لئے شریعت میں سخت وعید آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے والا بروز قیامت ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا، یعنی نہایت بے آبرو ہو کر۔ (صحیح مسلم کتاب الزکوۃ، باب کراھۃ المسالۃ للناس، الحدیث، 1040 ص (18 بیہقی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ نہ اسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے منھ پر گوشت نہ ہوگا (یعنی نہایت بے آبرو ہو کر)۔ اور حضور ﷺ نے فرمایا: جس پر نہ فاقہ گزرا اور نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں اور سوال کا دروازہ کھولے اللہ تعالیٰ اس پر فاقہ کا دروازہ کھول دے گا، ایسی جگہ سے جو اس کے دل میں بھی نہیں۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الزکوۃ باب ما تجوز فیہ المالۃ، الحدیث 1493، جلد 2 ص X، 148 بہار شریعت جلد ۵، صفحہ 941)

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے فاقہ پہنچا اور اس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی تو اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا خواہ جلد موت دے دے یا جلد مالدار کر دے۔ اور طبرانی کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو بھوکا یا محتاج ہوا اور اس نے آدمیوں سے چھپایا اور اللہ کے حضور عرض کی تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ایک سال کی روزی اس پر کشادہ فرمائے (المعجم الصغیر طبرانی، الحدیث 213 جلد 1، ص 131)

اسلام میں بھیک مانگنا گھناؤنا فعل اور اس کی مذمت:

حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے تین چار سو ایسے مہاجر صحابہ کرام تھے جن کے پاس نہ مال تھا نہ اہل اور نہ سر چھپانے کے لئے جھونپڑا۔ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر رہتے اور جس کام کے لئے حکم ملتا اس کی تعمیل کرتے۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Bajaj Allianz Health Guard Policy helps you stay on guard financially so that you and your family members are always safe from uncertain medical events.

Key Features & Benefits

Pre and Post-Hospitalization Expenses

Preventive Health Check-Up

Recharge Benefit

Super Cumulative Bonus (Platinum Plan)

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23212V062223 | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0015/15-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,